جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

والعصر ان الانسان لفی خسر

ماھنامہ العصر

پشاور پاکستان

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

Scanned with CamScanner

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ نئے سال کے اپنا چندہ مبلغ =/70 (ستر روپے) سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر دفتر "العصر" کو بھیج دیں تاکہ اس کمر توڑ مہنگائی۔ ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے۔

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے باوجود کسی رکن کی طرف سے زرتعاون موصول نہ ہونے (وی۔ پی) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے شیرشاہ کالونی کراچی 28
3- مولانا مفتی محمد کمیں :- منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ دوبندی بازار جہانگیرہ ضلع
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں بانڈہ منیر خان ڈاک خانہ سرائے نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک ریڈ شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ۔
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلی دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مال روڈ مردان
10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کنی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پٹھان خیر آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہارالاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ٹی وی) پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان
ماہنامہ
العصر
پشاور
جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 3

مجلسِ ادارت
سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ
مدیرِ مسئول: مفتی غلام الرحمٰن پی ایچ ڈی مدینہ منورہ
نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

مارچ 1998ء ذی القعدہ 1418ھ

اس شمارے میں

معاشی میدان میں عالم عرب کی زبوں حالی	صدائے عصر	۲
دار الافتاء	مفتی غلام الرحمان	٦
فکر معاش اور معاد	ذاکر حسن نعمانی	۹
تحریم الخبائث طب جدید کے تناظر میں	ڈاکٹر نثار محمد	۱۵
قرآن کریم کا اعجاز	ڈاکٹر عبد الغفور	۳۲
فلسفہ ازدواج اسلامی تعلیمات کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد رشید فاروقی	۴۰

بدل اشتراک
فی پرچہ: ۸ روپے
سالانہ اندرون ملک: ۸۰
بیرون ملک: ۱۵ ڈالر
رابطہ
فون دفتر: ۰۹۱-۲۷۳۵۶۱
خط و کتابت
ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان
ترسیل زر
ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۸۸۷
یونائیٹڈ بینک
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر
پبلشر
مفتی غلام الرحمٰن
مقام اشاعت: جامعہ عثمانیہ
عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر
پرنٹرز - وحدت پرنٹرز پشاور

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مدیر مسئول

معاشی میدان میں عالم عرب کی زبوں حالی!!!

اخباری بیان کے مطابق " بیروت میں حال ہی میں عرب تاجروں کی ایک کانفرنس کے بعد مرتب کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عرب اقتصادی بحرانوں کا شکار ہے - جدید ٹیکنالوجی سے عدم واقفیت، غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی، کم پیداوار اور کئی دیگر وجوہات کے باعث بیرونی قرضہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور یہ اس وقت 136 بلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے - رپورٹ کے مطابق ان قرضوں میں اضافہ کی شرح 833 ڈالر فی سیکنڈ یا 50 ہزار فی منٹ ہے اور اس صدی کے آخر تک یہ قرضہ 263.8 بلین ڈالر ہو جائے گا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قرضہ میں اضافہ کی بڑی وجہ خوراک کی درآمد ہے واضح رہے کہ عرب ممالک ساٹھ فیصد اجناس خوراک درآمد کرتے ہیں اس کے علاوہ 7 فیصد چینی 30 فیصد گوشت اور تقریباً ایک سو ملین ٹن کھانے کا دیگر سامان بھی باہر سے آتا ہے باوجود یہ کہ عرب ممالک دنیا میں پٹرولیم کے 62 فیصد گیس کے 20 فیصد فاسفیٹ کے 50 زیتون کے تیل کے 15، گم کے 75 اور کپاس کے 8 فیصد کے مالک ہیں - یہ قرضہ بڑھتا جا رہا ہے - رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں بیرونی سرمایہ کاری ایک فیصد سے زیادہ نہیں - بیشتر عرب ممالک اسلحہ پر بڑی رقم خرچ کر رہے ہیں اس وقت دنیا میں فروخت ہونے والے کل اسلحہ کا چالیس فیصد خریدتے ہیں - "

موجودہ دور میں معیشت کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں شاید قدیم دور میں انسانی ضروریات کے باوجود معیشت کو اتنی اہمیت حاصل نہیں تھی جس سے موجودہ دنیا دوچار

ہے ۔ عصری جغرافیائی تقسیم اور اسباب و وسائل کی وجہ سے پوری دنیا پر انسانی گرفت بحر و بر بلکہ فضا میں تقسیم کے خطوط کھینچ کر حدود متعین کرنے سے روز بروز معیشت اور اقتصادیات وقت کا سب سے بڑا مسئلہ بنتا جا رہا ہے ۔ چنانچہ ماہرین کا خیال ہے کہ ابھی دشمن کو ہرانے کا موزوں میدان معیشت اور اقتصادیات ہیں ۔ ایٹم بم کی جگہ معاشی میدان میں کسی کو زیر کرنا زیادہ مضر ہے ۔ کیونکہ بم سے دنیا یکدم صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہے لیکن معیشت کے میدان میں ہرانے سے زندگی کی ہر گھڑی موت ثابت ہوتا ہے ۔ صحت مند اور تندرست دشمن کو اسباب سے دوچار کرکے بستر مرگ پر لٹایا جاتا ہے"

آج کوریا اور انڈونیشیا کا مالی بحران پوری دنیا کے لئے سبق ہے ۔ دونوں ایسے ممالک تھے جو صنعت کے میدان میں خاص مقام کے مالک تھے فنی دنیا میں ان کا نام تھا لیکن اقتصادی میدان میں اپنی پوزیشن کے تحفظ میں ناکام ہو کر آج سخت ترین حالات سے دوچار ہیں ۔

عرب دنیا کو شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ایک نئی زندگی ملی ۔ اللہ تعالیٰ نے تیل اور پیٹرول کے قدرتی خزانے عرب پر کھول کر دنیا کی دولت کی چابیاں ان کے ہاتھ میں دیں ۔ یہ صرف عرب کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے سنہری موقع تھا کہ اس سے مسلمان مستقبل کی فکر کرتے اور بین الاقوامی میدان میں اپنے آپ کو منوا لیتے بدقسمتی سے بین الاقوامی قیادت کے فقدان کی وجہ سے یہ سنہری موقع مسلمانوں نے ضائع کیا اور یہی دولت عیش و عشرت اور فلک بوس عمارتوں یا باہمی جنگ و جدال کے لئے اسلحہ خریدنے پر خرچ ہوئی چنانچہ قدرتی خزانوں سے مالا مال قوم آج بھیک مانگنے پر مجبور ہو رہی ہے اگر حالات کی تبدیلی کے بارے میں نہیں سوچا گیا تو خدا نہ کرے کہ ورلڈ بنک یا آئی ایم ایف کے پاس کوریا کی طرح عرب ممالک کو بھی گروی ہونا پڑے ۔

عالم عرب کی معاشی اور اقتصادی زبوں حالی میں فعال کردار عیار دشمن کا ہے ۔ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو ایسے حالات سے دوچار کیا ہے کہ اس دلدل سے نکلنے کی راہ نظر نہیں آتی ۔ باہمی جنگ وجدال اور بے بنیاد جھگڑوں کی وجہ سے مسلمان ایسے میدان میں سرگردان کھڑا ہے کہ اس کی تمام تر توانائیاں ایک دوسرے کے خلاف صرف ہو رہی ہیں ۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کے باہمی کشت و خون سے لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔ مسلمان کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرکے نئے نئے تجربات کر رہا ہے ۔ چنانچہ دنیا کے چالیس

فیصد اسلحہ کے خریدار اسلامی ممالک ہیں اور سالانہ اخراجات میں اکثر حصہ اسلحہ کی
خریداری پر صرف ہو رہا ہے - بدقسمتی سے یہی اسلحہ اپنے بھائی مسلمان بھائی کے خلاف
استعمال ہو رہا ہے - اسلحہ کے علاوہ صنعتی میدان پر قبضہ کرکے دشمن نے مسلمانوں کو بنیادی
اشیاء ضرور پیش کیں اگر دنیا عالم عرب کے آگے تیل کے لئے محتاج ہے تو دشمن
اسلام نے چالاکی اور عیاری سے کام لے کر مسلمانوں کو زندگی کی کئی چیزوں میں احتیاج کا
عادی بنایا چنانچہ کچھ ممالک ایسے ہیں جو ٹھنڈے مشروبات اور کھانے پینے کی ادنیٰ چیزیں
بھی درآمد کر رہے ہیں - جیسا کہ مذکورہ رپورٹ میں کیا گیا ہے کہ عرب ساٹھ فیصد
اجناس خوراک درآمد کرتے ہیں - آج سے بارہ سال قبل جب مجھے پہلی دفعہ عرب دنیا
دیکھنے کا موقع ملا - تو مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑا کہ مسلمانوں کی قیمتی دولت زراعت
صنعت، تعلیم و ہنر یا کسی دوسرے پائیدار تعمیری منصوبہ کی جگہ محض فلک بوس عمارتوں
اور عیش و عشرت کے سامان میں خرچ ہو رہی ہے - دشمن نے سوچے سمجھے منصوبہ سے
مسلمانوں کو غافل بنا کر اس کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا -

لیکن اب بھی سوچنے کا موقع ہے اگر ہمیں دنیا میں زندہ قوم رہ کر اپنے اسلامی
تشخص کو قائم رکھنا ہے ایک آزاد اور خود دار قوم کی حیثیت سے اپنے آپ کو منوانا ہے تو
ہمیں اپنے رویّہ اور کردار پر نظر ثانی کرنا پڑے گی - آج بھی ہم تاریخ کے ایسے نازک موڑ
پر کھڑے ہیں کہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکتے ہیں - ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے لئے
سخت محنت اور مشقت اور قربانی کی ضرورت ہے - ممکن ہے کہ ہمیں مقررہ اہداف تک
پہنچنے میں زیادہ وقت لگے لیکن کامیابی کی منزل اتنی دور نہیں کہ وہاں تک رسائی ممکن نہ
ہو ہمیں اپنے ماضی سے ندامت اور افسوس کی بجائے عبرت کا سبق لینا چاہئے تاکہ ناکامی
کے اسباب کا تجزیہ کرکے روشن مستقبل کے لئے نئے جذبے اور حوصلہ سے اکیسویں
صدی میں داخل ہوں۔

معاشی اور اقتصادی میدان میں بہتری پیدا کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے
لئے ہمیں مسلمان ماہرین کی آراء اور افکار سے استفادہ کرنا ہوگا ہمارے پاس رجال کار کی
کوئی کمی نہیں لیکن میدان کار کے شہسواروں کی طرف توجہ نہ دینے کی وجہ سے ہمارا
قیمتی سرمایہ ضائع ہو رہا ہے - ان کی خداداد صلاحیتیں دنیا کے چند ٹکوں کی نذر ہو رہی ہیں

Scanned with CamScanner

اگر کسی مسلمان سائنس دان، ڈاکٹر، انجینئر یا کسی دوسرے ماہر فن کو اسلامی معاشرہ میں خدمت کا موقع دیا جائے وہ صرف فن کی خدمت کی بجائے ثواب کی نیت کا حسین جذبہ لے کر کام کرے گا جس سے بہتر نتائج پیدا ہوں گے۔

لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ مسلمانوں کے باہمی مضبوط روابط اور نتیجہ خیز فکری ہم آہنگی کے بغیر ایسی تعمیری سوچ کا اپنانا ناممکن ہے حالات کے مقابلہ کے لئے ہمیں کاغذی تنظیموں کے بجائے فعال تنظیمیں اور متحدہ قوت سامنے لانی ہوگی تاکہ وہ کسی علاقائی یا قومی سوچ کو بالائے طاق رکھ کر پوری امت کی بہتری کے لئے کام کرسکے۔ بلکہ بحیثیت مسلمان یہ ہماری اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری ہے کہ ہم پوری انسانیت کی بہتری کے لئے سوچیں اور "الخلق عیال اللہ" کا نظریہ اپنا کر کام کریں۔

عالم عرب کی اقتصادی اور معاشی بدحالی پوری امت کا اجتماعی المیہ ہے۔ اس کا احساس ہمیں کرنا چاہئے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے مزید مشکلات سے دوچار کر ہمیں کہیں مقامات مقدسہ کو ورلڈ بینک یا آئی ایم ایف کے پاس گروی رکھنا پڑے والا ھفلہا اللہ

والعصر ان الانسان لفی خسر

عبدالرحمن عفی عنہ

۲۶ / ۱۱ / ۱۴۱۸ھ

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے

باِعتماد فیکٹری

مساجد اور دینی مدارس کے لئے

خصوصی رعایت!

شریف اینڈ کوستون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ تحصیل ضلع نوشہرہ جہانگیرہ

دارالافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

سوال :-

ایک طالب علم نے میرٹ کی بنیاد پر ایک سیٹ والا کمرہ اپنے کارڈ پر تین ہزار کے عوض حاصل کیا اب اس نے یہ کمرہ دس یا بارہ ہزار روپے کے عوض فروخت کیا اور خود دو سیٹوں والے کمرے کا ایک اور کارڈ حاصل کرکے اس میں رہتا ہے - جبکہ یونیورسٹی کی طرف سے اس قسم کے معاملے پر پابندی ہے - کیا شریعت کی رو سے یہ معاملہ جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

المستفتی

ثاقب محمود قریشی

شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور

الجواب - وباللہ تعالیٰ التوفیق :-

طلباء کی رہائش کے لئے جو ہاسٹل بنائے گئے ہیں ان سے مقصود طلباء کو سہولیات فراہم کرکے تعلیمی ماحول میسر کرانا ہے - اس تعلیمی ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے باقاعدہ قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے ہیں جن کے تحت طلباء کی رہائش کے لئے کمرے دیئے جاتے ہیں طلباء ان قواعد کی رو سے طے شدہ کرائے پر معین مدت تک کمرے حاصل کرتے ہیں - مقرر کردہ شرائط کی بناء پر نہ کوئی طالب علم ایک کارڈ سے زائد کے حصول کا مستحق ہے - کیونکہ اس کی وجہ سے دوسرے مستحق طلباء کی حق تلفی ہوگی اور نہ کوئی طالب علم کمروں کی خرید و فروخت کا مجاز ہے - اس لئے کہ اس سے تعلیمی ماحول بری طرح متاثر ہوگا اور غیر متعلقہ اشخاص کے لئے بھی غیر قانونی طور پر سکونت اختیار کرنے کا ایک غلط راستہ کھل جائے گا

۔ ان خرابیوں سے تمام طلباء کو ضرر کا خدشہ ہے ۔ شریعت مطہرہ کی رو سے کرائے پر حاصل کئے ہوئے مکان میں ایسا تصرف کرنا جائز نہیں جس سے ضرر کا خدشہ ہو ۔ اس لئے اپنے کارڈ پر کمرہ وصول کرکے زیادہ رقم کے عوض دوسروں پر فروخت کرنا جائز نہیں ۔

لما قال العلامته ابن عابدین ۔ ان کل مایوھن البناء اوفیه ضرر لیس له ان یعمل فیها الاباذن صاحبها ۔ (ردالمختار ج 5/18)

سوال :-

اگر ایک شخص قربانی واجب ہونے کے باوجود سستی یا لاعلمی کی وجہ سے ایام عید میں اس اہم ذمہ داری کو نبھانے سے قاصر رہا تو عید کے ایام گزرنے کے بعد اس شخص پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔

بینوا ترجروا ۔

حاجی اختر مردان

الجواب و باللہ التوفیق ۔

عید کے دن قربانی سے بہتر عمل نہیں اس لئے قربانی کے وجوب کی صورت میں ایام عید میں قربانی کے علاوہ دوسرا کوئی چارہ نہیں ۔ لاکھوں روپے خیرات کئے جائیں یہ قربانی کا کبھی نعم البدل نہیں ہوسکتا ۔ تاہم جس شخص نے ناسمجھی، لاعلمی یا سستی کی وجہ سے قربانی نہیں کی تو ایام عید گزرنے کے بعد قربانی کی قیمت کے اندازہ سے رقم خیرات کرنا ضروری ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ رقم وقت گزرنے کے بعد اس سے قربانی میں قبول کرے ۔ والدلیل علی ذلک مافی الھندیته ومنها انها تقضی اذا فاتت عن وقتهائم قضاء ها قدیکون بالتصدق بعین الشاة حیته و قدیکون بالتصدق بقیمته الشاة الخ (ج 5/294)

ایک خوبی یہ ہے کہ وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا کا امکان ہے جو کبھی زندہ بکرا (اگر حیوان خرید کر موجود ہو) خیرات کرنے پر ہے اور کبھی

Scanned with CamScanner

اس کی قیمت کی ادائیگی سے قضا ہوسکتی ہے۔

سوال :-
اگر ایک طالب علم کسی مدرسہ میں سبق پڑھتا ہو یہاں اس کے پاس اتنا مال نہیں جو نصاب کو پہنچ سکے لیکن اس کے گاؤں میں اس کی رقم ہو۔ جو نصاب کی مقدار سے زائد ہو کیا گھر میں مال کی وجہ سے اس طالب علم پر قربانی واجب رہے گی یا نہیں۔

بینوا توجروا
گل رحیم پشاور

الجواب و باللہ التوفیق
اگر گاؤں سے مال بیجنے میں کوئی خاص وقت درکار نہ ہو پھر تو صاحب نصاب ہونے کی صورت میں قربانی واجب رہے گی کیونکہ طالب علم کا کسی مدرسہ میں سبق کے لئے داخلہ لینا درحقیقت پورے سال اقامت کی نیت کرنے کے مترادف ہے آج کل آمد و رفت اور ذرائع ترسیل میں استحکام کی وجہ سے کسی کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ وہ گاؤں سے رقم منگوا سکے بلکہ چند منٹوں میں الات ترسیل کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم منتقل ہوسکتی ہے۔ تاہم اگر کہیں کوئی ایسی صورت ہو کہ رقم تک رسائی مشکل ہو۔ پھر قربانی واجب نہیں رہے گی لما فی الھندیتہ

وکذا لو کان لہ مال غائب لا یصل الیہ فی ایامہ

(ترجمہ) ایسا ہی (قربانی واجب نہیں) اگر مال غائب ہو اور قربانی کے دنوں میں رسائی ممکن نہ ہو۔

(ج 5/292)

Scanned with CamScanner

فکر معاش اور معاد (آخرت)

ذاکر حسن نعمانی

ور حاضر کا سب سے بڑا بت مادہ ہے مادہ پرستی عروج پر ہے جسے دیکھو ننانوے کے پھیر
ں پھنسا ہوا ہے ۔ فکر معاش اور ترقی معاش کی زبردست دوڑ جاری ہے ۔ ہوشیار اور
قل مند اسے ہی سمجھا جاتا ہے جو اس کھیل میں دن رات مشغول رہتا ہے جس کو معاد
ی فکر ہوتی ہے اس کو سادہ لوح ، رجعت پسند اور بے وقوف سمجھا جاتا ہے حدیث میں
تا ہے تعس عبدالدینار و عبدالدراھم ۔ ہلاک ہوا درھم اور دینار کا بندہ ۔
سلمان کو تو اپنے مقصد تخلیق پر غور کرنا چاہئے تھا ۔ اس کو تو اللہ تعالی نے اپنی عبادت
ے لئے پیدا کیا ہے عبادت اور فکر معاد اس کا مقصد حیات ہے ۔ لیکن آج اکثریت سے
شعوری طور پر یہ اہم فکر چھوٹ گئی جس کے نتیجے میں مردار دنیا کے جال مین پھنس
لئے ۔ مرزا غالب نے کیا خوب کہا ہے

فکر دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں

عیشت ۔ اس دنیا میں انسان کو اللہ تعالی نے امتحان کے لئے روٹی ، کپڑا اور مکان اور دیگر
ضروریات و لوازمات زندگی کا امتحان کے لئے محتاج بنایا ۔ ان مسائل کو حل کرنے کے
لئے جائز راستے متعین کر دئے ۔ انسان نے نا سمجھی میں اس بے ثبات اور دھوکہ باز دنیا کو
صل سمجھ کر ساری تگ و دو فکر معاش کے لئے وقف کر دی اس نے یہ نہیں سوچا کہ
مام معاشی سرگرمیاں اس دنیا تک اور اس کی موت تک محدود ہیں بلکہ ساری دنیا کی تمام
دنیاوی کوششیں طبعی طور پر خود بخود ختم بھی ہو رہی ہے اور جو کچھ رہ جائے تو صور
سرائیل سے سب کافور ہو جائے گا ۔ اس کے مقابلہ میں فکر معاد کی خاطر جو کچھ کیا جائے
وہ آخرت کی جزا کی خاطر باقی رکھا جائے گا

نیا کی حقیقت

بقول غالب

یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک

Scanned with CamScanner

رکھو نہ شمع پرے اہل انجمن تکیہ

خسیس دنیا جس پر آج ایک خلقت مر مٹنا چاہتی ہے اس کی حقیقت قرآن کے آئینہ میں دیکھنا چاہتے ہیں -اللہ تعالی کا ارشاد ہے فلا تغرنکم الحیواۃ الدنیا ولا یغرنکم باالله الغرور - سو تم کو دنیاوی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ تم کو وہ دھوکہ باز اللہ سے دھوکہ میں ڈالے (لقمان - 33)

یقوم انما هذه الحیوة الدنیا متاع و ان الدار الاخرة هی دار القرار اے بھائیو یہ دنیاوی زندگی محض حظ چند روزہ ہے اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہے (المومن 39) قل متاع الدنیا قلیل آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا سامان (بہت ہی) تھوڑا ہے (النساء 77) وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور دنیا کی زندگی تو بجز ایک دھوکے کے سودے کے کچھ بھی نہیں (آل عمران 185) ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الاخرة الا قلیل کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے سو - دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل ہے (التوبہ 38)

انما الحیوة الدنیا لعب و لهو (یہ) دنیوی زندگی تو محض ایک کھیل اور تماشہ ہے (محمد36) اعلمو انما الحیوة الدنیا لعب و لهو و زینة و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاحوال والاولاد - خوب جان دو کہ دنیوی زندگی محض ایک کھیل کود اور (ظاہری) خوشنمائی اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و اولاد کی کثرت کے بارے میں ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلانا ہے (الحدید 20)

یہ ہے دنیا کی حقیقت جس پر آج کا ناداں مسلمان فکر معاش کے نام سے جان کی بازی لگا رہا ہے - اس کے مقابلہ میں فکر معاد انتہائی اہم مسئلہ ہے اس کو بھی قرآن کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں

آخرت کی اہمیت

وان الدار الاخرة لهی الحیوان اور اصل زندگی عالم آخرت ہے (العنکبوت 64)
و ان الدار الاخرة هی دار القرار اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہے (المومن 39)
والاخرة خیر لمن اتقی اور آخرت اس کے لئے بہتر ہے جو تقوی (اختیار)

Scanned with CamScanner

کرے (النساء 77) وللدار الاخرۃ خیر للذین یتقون اور تقوی رکھنے والوں کے لئے یقیناً" آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے (الانعام 32) وللاخرۃ خیر اور عالم آخرت تو اور زیادہ بہتر ہے (النحل 30) مذکورہ چند آیات سے معلوم ہوا کہ انسان کا اصل مسئلہ معاد کا ہے - انسان کی معاشی حالت بگڑ جائے تو گناہ گار نہیں ہوتا کیونکہ یہ ابتلاء مصیبت ہے معصیت نہیں - اگر خدانخواستہ معاد کا مسئلہ بگڑ گیا تو معصیت کے ساتھ ابدی خسارہ اٹھانا پڑے گا

غلط رجحان :-

بدقسمتی سے فی زمانہ لوگوں کے مدنظر صرف معاش کا مسئلہ ہے اس کو مقاصد کے درجہ میں اپنے فکر و عمل پر اتنا مسلط کر لیا ہے کہ اخروی زندگی کا نام زبان و قلم پر نہیں آتا - آخرت کا غم یا تو بالکل معدوم ہے یا دنیا کے مقابل نہ ہونے کے برابر - اور بعض اوقات غم دنیا کو دنیا کی محبت کی وجہ سے مقدم کر دیتے ہیں - فرمان باری ہے تحبون العاجلة و تذرون الاخرۃ تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو (القیامۃ 10 '21)

معاش کا رخ معاد کی طرف :-

دیگر معاملات کی طرح معاش کے معاملہ میں بھی اسلام کا اصلی رخ معاد ہے - ارشاد باری ہے - انما اموالکم واولادکم فتنة والله عنده اجر عظیم - تمہارے اموال و اولاد بس تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے (التغابن 15)

زین للناس حب الشهوات من النسآء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام و الحرث ذلك متاع الحیوۃ الدنیا والله عنده حسن الماب خوش نما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی' عورتیں ہوئیں' بیٹے ہوئے' لگے ہوئے ڈھیر ہوئے' سونے اور چاندی کے نشان لگے ہوئے، گھوڑے ہوئے، مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی یہ

Scanned with CamScanner

سب استعمال کی چیزیں ہیں دنیوی زندگی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے (آل عمران 14) اس آیت میں صاف بتا دیا کہ معاشی زندگی سے متعلق تمام اشیاء مثل سونا چاندی ، مختلف ماڈلز کی گاڑیاں زراعت وغیرہ صرف دنیا کے متاع ہیں - اصل انجام تو اللہ کے پاس ہے - ان اشیاء کے ساتھ فطری محبت امتحان کے لئے ہے ان کو دل میں اتارنا نہیں - ان کا کمانا جائز ہے لیکن ان سے محبت ناجائز اور خطرناک ہے ان کی معاش میں صرف اتنی ضرورت ہے جتنی ایک کشتی کو پانی میں تیرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اگر پانی کشتی کے اندر داخل ہو جائے تو کشتی غرق ہو جائے گی - اسی طرح اگر ان معاشی وسائل کی محبت دل میں جگہ کر گئی تو معاش کے اس فکر میں معاد کی کشتی ڈوب جائے گی - ان معاشی وسائل کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے بغیر زندگی نہ گزرے گی کیونکہ اللہ ان وسائل کے بغیر بھی معاشی مسئلے کو حل کر سکتے ہیں - یہ تو صرف امتحان ہے اور یہ وسائل اللہ کی مدد کے مظاہر ہیں مدد کا اصل منبع ذات باری ہے

غیر معادی معاشیات

غلبہ دنیا داری یا دنیا پرستی کا اتنا زور ہے کہ غیر شعوری طور پر بعض اسلامی معاشین بھی خالص فکر معاش پر بڑی بڑی کتابیں لکھ ڈالتے ہیں - یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کا مقصد بس صرف اسی ایک مسئلہ کو حل کرنا ہے حالانکہ قرآن مجید سمجھنے والوں کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رکوع ایسا نہیں جو آخرت کی زندگی کے بناؤ ، بگاڑ اور آخرت کے فلاح و نقصان کے مرکزی خیال سے خالی ہو - قرآن کا موضوع ہی انسان کی آخرت کے اعتبار سے شقاوت اور سعادت سے بحث کرنا ہے - اگر کوئی طب پر لکھنا چاہے تو اس کو قرآن مجید کے اندر طب ہی نظر آتی ہے - کوئی اس سے سائنس ثابت کرنا چاہتا ہے تو ہر آیت کو اپنے موضوع کے ساتھ جوڑ دیتا ہے کوئی انجینئرنگ اس سے ثابت کرتا ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ قرآن مجید بنیادی طور پر کتاب ہدایت ہے لوگوں کو آخرت کا صحیح راستہ دکھلاتی ہے ، معاشیات ، سیاسیات یا طب اور سائنس کی کتاب نہیں - یہ الگ بات ہے کہ بہت سے موضوعات کے لئے قرآن مجید بنیادی مواد بھی فراہم کرتا ہے اور یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے جو لوگ قرآن مجید اور احادیث کو نہیں سمجھتے ان کی سوچ تو خالص دنیاوی معشیت کی ہوتی ہے معاش اور معاد میں ان کو تضاد نظر آتا ہے یہی وجہ

Scanned with CamScanner

ہے کہ اس وقت اکثر مسلم ممالک اور خاص کر اپنے ملک میں ہر ایک یہی راگ الاپ رہا ہے کہ ملک کو معیشت کے لحاظ سے مضبوط کرو - اس کے لئے یورپ سے اقتصادیات کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں - لیکن معیشت کے مسئلے کو آج تک حل نہ کر سکے تمام معاشی منصوبہ بندیوں میں مدنظر صرف روٹی ' کپڑا اور مکان ہوتا ہے اور اس کے لئے عملی دنیا میں جو تگ و دو ہوتی رہتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست - اس کو تو حیوانی معاشیات کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اگر معیشت اسی کا نام ہے تو حیوانات کی معیشت ساری دنیا میں کامیاب اور مضبوط معیشت ہے کیونکہ ان کو معیشت کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں اور ہمارے بے شمار مسائل ہیں بدقسمتی سے ان میں کوئی مسئلہ حل ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے اگر ہم اپنی توجہ کا رخ فکر معاش سے فکر معاد کی طرف پیر دیں تو انشاء اللہ معیشت کا مسئلہ آسانی سے حل ہو جائے گا کیونکہ ہمارے تمام مسائل کا حل اللہ تعالی کے قبضہ میں ہے اس کو راضی کریں گے تو ہمارے مسائل ختم ہو جائیں گے

اشکال

اگر فکر معاش کے ساتھ فکر معاد ضروری ہے تو کفار کی معیشت کیوں رو بہ ترقی ہے حالانکہ ان کی معاش تو فکر معاد سے بالکلیہ خالی ہے بظاہر اشکال قوی ہے لیکن حقیقت میں یہ کوئی اشکال نہیں - خوش عیشی کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے - ملک و مال کی فراوانی اور خوش عیشی اللہ کی رضا کی علامت نہیں - اس لئے کہ یہ فتوحات اللہ نے اپنے دشمنوں کو بھی عطا کی ہیں - فرعون ' ہامان ' قارون وغیرہ اگر یہ اللہ تعالی کی رضا کی علامت ہوتی تو اللہ اپنے دشمنوں کو کبھی عطا نہ کرتا - ارشاد باری ہے - فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃ - فاذاھم مبلسون پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دئے - یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے - (الانعام 44) یہ فتح ابواب ہے فتح برکات نہیں - کفار کے فتح ابواب (اسباب عیش و نعمت) سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے یہ تو

Scanned with CamScanner

دراصل ان کی پکڑ کے اسباب ہیں۔ چوہے کو سزا دینے کی خاطر پکڑنے کے لئے اگر پنجرہ میں سرخ ٹماٹر رکھ دیا جائے تو کوئی بے وقوف ہی اس چوہے کو خوش قسمت اور اس ٹماٹر کو اس کے لئے سبب عیش سمجھے گا۔ یہ ٹماٹر (سبب عیش) تو اس کے حق میں تباہی ہے ارشاد باری ہے۔ لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماواھم جھنم و بئس المھاد تجھ کو ان کافروں کا (لذات دنیا) کے لئے شہروں میں چلنا مغالطہ میں نہ ڈالے۔ چند روزہ بہار ہے (کیونکہ مرتے ہی اس کا نام و نشان بھی نہ رہے گا) پھر (انجام یہ ہوگا کہ) ان کا ٹھکانا (ہمیشہ کے لئے) دوزخ ہوگا اور وہ برا ہی آرام گاہ ہے (آل عمران 196، 197) ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفار کی خوش عیشی سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہئے اس کے مقابلہ میں اگر مومنین فکر معاد (آخرت) کریں تو فکر معاش سے اللہ تعالیٰ ان کو مستغنی کر دیں گے۔ مسلمانوں کی خوش عیشی کو فتح برکات کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے ولو ان اھل القری امنوا" واتقوا "لفتحنا علیھم برکت من السماء والارض اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آئے اور پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے (الاعراف 96) کفار کی خوش عیشی کو فتح ابواب کہتے ہیں جو خطرناک ہے اس کے بعد دنیا یا آخرت میں سخت گرفت ہے اور فتح برکات مومنین کے ساتھ ساتھ مختص ہے اس کے ساتھ دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

حافظ
کمپیوٹر کمپوزنگ
اینڈ پرنٹنگ سروسز
✆ 2565886
رحمانیہ مارکیٹ دوکان نمبر 2
محلہ جنگی پشت قصہ خوانی پشاور شہر
پروپرائیٹر:
حافظ محمد جعفر

تحریم الخبائث---طب جدید کے تناظر میں!!

ڈاکٹر نثار محمد
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ
اسلامیہ کالج پشاور

اسلام میں حلال اور حرام ماکولات کاتصور

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اوروہ انسان کی فطرت اور اس کی جسمانی ضروریات سے بھی بخوبی واقف ہے اسی بناء پر جن چیزوں کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے ان کو حرام قرار دیا گیا اور جن اشیاء کا کھانا انسانی صحت کے لئے مضر نہیں ان کے استعمال کی کھلم کھلا اجازت دیدی حلال اور حرام کے بارے میں قرآن کریم نے ایک بنیادی اصول وضع کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

یا مرهم بالمعروف وينههم عن المنكر ويحل لهم الطيبٰت ويحرم عليهم الخبئث ○

وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اوران کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

قرآن پاک نے ان تمام پاک اورعمدہ چیزوں کو جو انسانی صحت کے لئے مفید ہیں حلال اور جائز قرار دیا ہے اورجو چیزیں صحت کے لئے مضراور باعث تکلیف ہوسکتی ہیں ان سب کو حرام قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

كلو مما فی الارض حلالاً طیبا ○

ترجمہ۔ ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

کلو من الطیبت ما رزقنکم ○

ترجمہ۔ہم نے جو ستھری اور عمدہ چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ۔

درج بالا آیات میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے ایک حلال اور دوسرا طیب ہے

قواعد کی رو سے یہاں حلال کے لئے طیب کا لفظ اسم صفت کے طور پر استعمال ہوا
اور حلال کا لفظ طیب کا اسم موصوف ہے یہاں حلال کے ساتھ طیب کا لفظ اسم صفت
کے طور پر استعمال کرنیسے مراد یہ ہے کہ ایسا حالا کھانا کھاؤ جو طیب بھی ہو گویا غیر طیب
حلال کھانا شرعا" جائز نہیں ہے -

طیب کا لفظ خبیث کی ضد ہے اور یہ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے -

حلال کھانے کے لئے - پاک دامن عورت کے لئے -

کسی چیز یا جگہ میں بہت زیادہ خیر اور بھلائی ہو تو اس کے لئے شی طیب اور بلدۃ طیبۃ
کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں -

طعام طیب سے مراد لذیذ اور عمدہ خوراک ہے۔

اس کے برعکس قرآن کریم میں خبیث کا لفظ ہمیشہ طیب کے ضد کے طور پر استعمال ہوا
ارشاد ہوتا ہے -ظ

الف - قل لایستوی الخبیث والطیب ○

ترجمہ _ کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے -

ب - لیمیز اللہ الخبیث من الطیب ○

ترجمہ - تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے جدا کردے -

پ - ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث ○

ترجمہ - اوران کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے -

خبیث سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے ماکولات میں سے
جب کسی کا ذائقہ خراب ہوجائے اس میں بدبو آنے لگے یا اس کا رنگ متغیر ہوجائے تو
اس کے لئے خبیث الطعم اور خبیث اللون کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں گویا تمام حلال
ماکولات میں سے جب بدبو آنے لگے یا اس کا ذائقہ خراب ہوجائے تو یا اس کا رنگ متغیر
ہوجائے تو اس پر خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اور اس کا استعمال شرعا" جائز نہیں ہے اسی
طرح جو جانور کسی بیماری میں مبتلا ہو تو حلال طریقے سے ذبح ہونے کے باوجود اس گوشت
کو نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس کے گوشت پر بھی لفظ خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح
اگر کوئی گوشت یا پھل وغیرہ گل سڑ جائیں یا اس میں کیڑے پیدا ہوجائیں تو بھی اس پر

Scanned with CamScanner

خبیث کا لفظ صادق آتا ہے - اور اس کے استعمال سے اجتناب میں انسانوں کی بھلائی ہے -
غذائی اجناس کے ضمن میں اسلام نے اتنے فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اہل کتاب کے
پاک اور حلال کھانے کو بھی مسلمانوں کے لئے جائز قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے

وطعام الذین اوتو الکتاب حل لکم ○

ترجمہ - اور تمہارے لئے اہل کتاب کے گھروں کا کھانا جائز ہے -

ذبح کا اسلامی طریقہ اور اس کی طبی افادیت

اسلام نے جانوروں سے گوشت حاصل کرنے کے لئے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے
قرآن کریم نے جانور ذبح کرنے کے لئے ذبح کے ساتھ ساتھ ذکیتہ کا لفظ بھی استعمال کیا
ہے -

ذکیتہ کے لفظی معنی ہیں پاک کرنا اور کسی چیز کو قابل استعمال بنانا ہے رسول کریم نے
کسی بھی ایسے جانور کا گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے جو بغیر ذبح کے زندہ جانور سے کاٹا
گیا ہو -

حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے -

ان النبی صلعم قال - ما قطع من بھیمتہ وھی حیتہ فما قطع
منھا فھو میتتہ ○

ترجمہ - نبی کریم نے فرمایا ہے جس کسی نے کسی زندہ جانور کے گوشت سے جو ٹکڑا کاٹا
وہ مردار ہے -

جب رسول کریم مدینہ تشریف لائے تو وہاں پر لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان کاٹ کر کھایا
کرتے تھے آپؐ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

ماقطع من البھیمتہ وھی حیتہ نحو میتتہ ○

ترجمہ ۔جس کسی نے کسی زندہ جانور کے جسم سے جو ٹکڑا کاٹا وہ مردار ہے -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کی بناء پر لوگوں نے زندہ جانوروں کا گوشت کاٹنا
ترک کردیا اور اس طرح جانوروں کو ایک بہت بڑے ظلم سے نجات مل گئی -

اسلام نے ذبح کا جو طریقہ بتایا ہے وہ جانوروں کو اذیت دیکر ہلاک کرنے کے مقابلہ میں
کم تکلیف دہ اور سہل ہے اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانوروں کے جسم کا تقریباً

Scanned with CamScanner

پورا خون بہہ جاتا ہے اور گوشت کا ذائقہ بھی بدبودار نہیں ہوتا اگر خون جانور کے جسم میں رہ جائے تو یہ گوشت کو جلد خراب کرنے کا باعث بنتا ہے اور گوشت میں سے بدبو بھی آنے لگتی ہے اور اس قسم کا گوشت کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے

ان رسول اللہ امر ان تخذ الشفاء وان تواری عن البھایم وقال اذا ذبح احدکم فلیجھر ○

ترجمہ۔ رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ چھریاں خوب تیز کرو اور ان کو جانوروں سے چھپا کر لے جاؤ اور جب ذبح کرو تو جلدی کرو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ان اللہ کتب الاحسان علی کل شی فاذا قتلتم فاحسنو القتله واذا ذبحتم فاحسنو الذبح ولیحد احدکم شفرته فلیرح ذبیعته ○

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کی ہدایت فرمائی ہے اگر تم کسی کو قتل بھی کرو تو اسے بھی جلد از جلد انجام دو اور اگر ذبح کرنے لگو تو بھی چابکدستی سے کرو چھری کو اچھی طرح تیز اور ذبیحہ کو آرام دو ذبح کا طریقہ بتاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلھم الذکاته فی الحلق

ترجمہ۔ ابن عباس رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ذبح کرنا حلق پر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

ان الذکاته فی الحق واللبته ولا تعجلو الانفس ان تزھق ○

ترجمہ۔ جان لو کہ جانور کا ذبح کرنا حلق اور منحر پر ہے اور جانور کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کرو اسی طرح ایک اور حدیث میں نحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

نحر سے مراد گلا ہے اور یہاں حدیث شریف میں اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔

ذبح کرتے وقت اگر جانور کا سر تن سے الگ بھی ہوجائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانور کی گردن کے سامنے کی طرف خون کی چار نالیاں

حبل الورید اور شریان سباتی یعنی گردن کی رگیں اور حرام مغز کٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور فورا" بے ہوش ہوجاتا ہے اور خون دماغ تک پہنچنے کی بجائے تیزی سے باہر بہنے لگتا ہے حرام مغز کٹ جانے کے باعث دماغ اور جسم کا رابطہ منقطع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے جانور اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو زور زور سے مارتا ہے اور اس طرح اس کے جسم میں رکا ہوا خون بھی باہر بہہ جاتا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے پہلے اس کو بے ہوش کیا جاتا ہے اور اس کے لئے وہ جانور کے سر پر فائر کرتے ہیں یا ایک وزنی ہتھوڑا مارتے ہیں یا بجلی کا کرنٹ لگایا جاتا ہے بے ہوش ہونے کے بعد اسے الٹا لٹکا کر ایک مشینی آرے کے ذریعے یا خود ہاتھوں سے اس کا سر گردن کی طرف سے کاٹا جاتا ہے۔

جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چوٹ لگنے کے بعد جسمانی بافتوں میں ایک کیمیاوی عنصر Release ہوجاتا ہے جس کو ہسٹامین کہتے ہیں ہسٹامین سے خون کی نالیاں پھول جاتی ہیں اور ان میں زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے اس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہوجاتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے وہ گوشت کھانے کا نہیں رہتا۔

اسی بناء پر قرآن کریم نے ان تمام جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا ہے جس کو صحیح طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

قرآن کریم کے حرام کردہ جانور

قرآن کریم نے جن جانوروں کے گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل آیت میں دی گئی ہے۔

حرمت علیکم المیتته والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللّٰه به والمنخنقته والموقوذة والمتردیته والنطیحته وما اکل السبع الا ما ذکیم وما ذبح علی نصب وان تستقسموا بالازلام ذالکم فسق ...... فمن اضطره فی مخمصته غیر متجانف لاثم فان اللّٰه غفور الرحیم ○

ترجمہ۔ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرار کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر کسی

اور کا نام پکارا جائے اور جو گلہ گھونٹ کر یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مرگیا ہو اور جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو مگر جسے تم نے ذبح کرلیا ہو اور وہ جو کسی تعاون پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کی تیروں سے تقسیم کرو یہ سب گناہ ہیں .... پھر جو کوئی بھوک سے بیتاب ہوجائے لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے -

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے -

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتته او دما مسفوحا اور لحم خنزیر فانه رجس او فسقا" اهل لغیر الله به فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان ربک غفور رحیم O

ترجمہ - کہہ دو کہ اس وحی میں جو مجھے پہنچتی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ہے ذبیحہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہوجائے ایسے حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے -

درج بالا ایت میں جن جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں -

المیتہ (مردار جانور) - بیماری یا طبعی موت سے مرجانے والا یا اسلامی طریقہ کے بغیر ذبح کئے جانے والا جانور -

الدم (خون) - اس سے مراد وہ خون ہے جو جانور کے ذبح کرنے کے بعد بہہ جائے اسی کو دم مسفوح (بہنے والا خون) بھی کہا جاتا ہے ذبح کرنے کے بعد جو تھوڑا بہت خون گوشت سے لگا رہے یا گوشت کے اندر رہ جائے وہ حرمت کے حکم میں نہیں آتا -

خنزیر کا گوشت - خنزیر کو اردو میں سور اور انگریزی میں Pig کہا جاتا ہے اور اس کے گوشت کو PORK کہتے ہیں -

المنخنقته - وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مرجائے -

الموقوذتہ - ضرب یا چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور -

المتر دیته - بلندی سے گر کر ہلاک ہونے والا جانور -

Scanned with CamScanner

النطیحہ ۔ سینگ کی چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور ۔
ما اکل السبع ۔ کسی درندے کی چیر پھاڑ سے مرجانے والا جانور ۔

المیتہ مردار

قرآن کریم نے مردار جانور کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے ۔
شریعت میں میتہ سے مراد

ما فارقتہ الروح بغیر ذکاتہ وھی محرمتہ کلھا ○

ترجمہ ۔ وہ جانور جو بغیر ذبح کے مرجائے یہ پورا کا پورا حرام ہے تاہم اس میں مچھلی اور ٹڈی شامل نہیں ہے ۔

کسی بھی جانور کے موت کی درج ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں ۔

بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے گویا وہ جانور اس قدر کمزور ہوگیا تھا کہ اس میں مزید زندہ رہنے کی سکت نہ رہی ۔

کسی بیماری کی وجہ سے گویا اس کا جسم مختلف قسم کی بیماریوں اور جراثیموں کی آماجگاہ بن گیا اور اس کے جسم اور گوشت میں بگاڑ پیدا ہوگیا ۔

وجہ کوئی بھی ہو اس قسم کے جانور کا گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے مضر ہے اور اس سے انسان بیمار پڑ سکتا ہے اس کے علاوہ انسان کو بھی وہ بیماری لگ سکتی ہے جس کی بناء پر اس جانور کی موت واقع ہوئی ہے ۔ عام طور پر جانور جراثیم یا وائرس سے بیمار پڑتے ہیں اور اسی سے ان کی موت بھی واقع ہوتی ہے اسی لئے قرآن کریم نے مردار کا گوشت مضر صحت ہونے کی بناء پر اس کا کھانا ممنوع قرار دیا ہے ۔

گوشت ______ بیماری پیدا کرنے والے طفیلی کیڑوں کا منبع

بہت ساری ایسی بیماریاں جو طفیلی کیڑوں کے باعث پیدا ہوتی ہیں وہ انسان کو ایسا گوشت کھانے سے لگتی ہیں جو خراب ہو یا صحیح طریقے سے پکائی ہوئی نہ ہو اسی بناء پر رسول کریم صلعم نے گوشت کو صحیح طریقے پر پکانے کا حکم دیا ہے آپ نے ہمیشہ اس طعام کو پسند فرمایا جو آگ پر صحیح طریقے سے پکائی گئی ہو آپ کا ارشاد گرامی ہے ۔

اطیب طعامکم مامستہ النار ○

ترجمہ ۔ تمہارا سب سے اچھا کھانا وہ ہے جو آگ پر پکائی گئی ہو ۔

گوشت کو آگ پر صحیح طریقے سے پکانے سے اس کے اندر موجود جراثیم مرجاتے ہیں اور وہ کھانے کے قابل ہوجاتا ہے اس کے علاوہ اس کے اندر پروٹین کا ھضم ہونا بھی آسان ہوجاتا ہے تاہم آگ پر پکانے سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ بالکل جل نہ جائے ورنہ اس کھانے میں موجود ضروری غذائی مواد بھی ضائع ہوجاتے ہیں اور وہ فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بنتا ہے۔

مردار کا گوشت ______ انفکشن کا ایک ذریعہ

ذبح نہ ہونے کی بناء پر مردار جانور کے جسم سے خون خارج نہیں ہوتا اور تمام کا تمام خون اس کے جسم کے اندر ہی جم جاتا ہے یہ گوشت اور منجمد خون بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کے تیز تر نشونما کے لئے غذائی مواد بہم پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ان جراثیم (مائیکروب) کی وجہ سے گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے اور یہ پھر انسانی استعمال کے قابل نہیں رہتا نزول قرآن کے وقت کوئی بھی ان سائنسی حقائق سے واقف نہیں تھا کہ بیماریاں کیسے پھیلتی ہیں اور مرض کو معبودوں کی نافرمانی پر محمول کیا جاتا تھا۔
پندرھویں صدی میں ایک اطالوی ڈاکٹر فراکاز ٹور نے اس بات کا پتہ چلایا کہ بیماریاں ننھی منھی مخلوق کے ذریعے ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگتی ہیں اس کے کئی سو سال بعد بیماریوں کے پھیلاؤ میں جرائیم کے کردار کا صحیح سائنسی بنیادوں پر پتہ چلا۔
لوئس پاچر نے 1857 میں بتایا کہ کسی چیز کے گلنے سڑنے کی وجہ سے اس چیز کے اندر ایک خاص قسم کے جراثیم کا پیدا ہونا ہے اور وہ بیماری کا باعث بنتا ہے۔
19 ویں صدی کے اختتام تک جراثیم (مائیکروب) کی نشوونما کے لئے لیبارٹریوں میں نئے نئے طریقے دریافت ہوئے کلچر ٹسٹ میں مائیکروب کے تیز تر نشونما کے لئے ان کو خون یا گوشت میں رکھا جاتا ہے جس سے جراثیم (مائیکروب) کی تعداو لاکھوں کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔
عصر حاضر کے مائیکروبیالوجسٹ کو اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا کہ خون اور گوشت بہت سارے مائیکروب کے نشوونما میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مردار گوشت اور خون کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ یہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم (مائیکروب) کی بہترین آماجگاہ ہوتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

خون ________ الدم ________ Blood

قرآن کریم میں خون کی حرمت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہوا ہے ۔

انما حرم علیکم المیتته والدم والحم الخنزیز ________

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے ________

حرمت علیکم المیتته والدم ولحم الخنزیر ________

ترجمہ ۔ تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کردیا گیا ہے ________

ایک اور جگہ خون کی مزید وضاحت کردی گئی کہ خون سے کس قسم کا خون مراد ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتته او دما مسفوحا" او لحم خنزیر فانه رجس ________

ترجمہ ۔ کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچتی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور. کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے ______

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ خون مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیموں کے نشوونما کے لئے بہترین ذریعہ ہے ۔

اسی بناء پر لیبارٹریوں میں جب کسی مریض کے پیپ وغیرہ کو ٹسٹ کیا جاتا ہے تو اس کو خون یا اس سے تیار شدہ ایک مرکب میں ڈال دیا جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیپ کے جراثیم (مائیکروب) کی تعداد بڑھنی شروع ہو جاتی ہے ۔ جراثیم (مائیکروب) کی پہچان اور ان پر دوائیوں کے اثرات کا اندازہ لگایا جاتا ہے خون کے کھانے سے ان میں موجود بیماری پیدا کرنے والے جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو کر اسے بیمار کرسکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جس جانور کا خون صحیح طریقے سے بہہ نہ جائے تو اس کا گوشت بہت جلد خراب ہوجاتا ہے کیونکہ اس کے جسم میں خون رہ جانے کے سبب اس میں مختلف بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم بننا شروع ہوجاتے ہیں جس کی بناء پر اس کا گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہتا ۔

خون کھانے سے انسانی خون میں یوریا بڑھ جاتا ہے جو کہ صحت کے لئے مضر ہے ۔

کسی بھی جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس سے خون تیزی سے بہنے لگتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ خون جم جاتا ہے انسانی معدہ میں اس منجمد خون کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے جب کوئی شخص یہ خون کھائے تو یہ معدے میں جا کر دوسری غذاؤں کو بھی ناقابل ہضم بنادیتا ہے اور نظام انہضام میں خرابی پیدا کردیتا ہے جس کی بناء پر الٹیاں آنے لگتی ہیں اور طبیعت بوجھل اور خراب ہوجاتی ہے۔

جس طرح خون کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے اسی طرح انتقال خون یعنی بلڈ ٹرانفیوژن (Blood Transfusion) بھی مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اگرچہ علماء نے ضرورت کے تحت انتقال خون کو جائز قرار دیا ہے۔ تاہم جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ انتقال خون سے بھی بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ جن میں یرقان، ملیریا، آتشک اور ایڈز وغیرہ شامل ہیں۔

جس اندھا دھند طریقے سے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں انتقال خون ہورہی ہے وہ خطرے سے خالی نہیں ہمارے ہاں خون میں خطرناک بیماریوں کے وائرس کا پتہ چلانے کے لئے کوئی خاص ٹسٹ نہیں ہوتے نہ ہی خون دینے والے کے جسم میں خطرناک بیماریوں کا پتہ چلانے کے لئے کوئی مخلصانہ کوشش کی جاتی ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں خون کا پہلے سے مکمل تجزیہ کیا جاتا ہے اور جب خون کے ہر قسم کے وائرس سے مبرا ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا جائے تب انتقال خون عمل میں آجاتی ہے ورنہ نہیں۔

ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں انتقال خون میں بہت زیادہ احتیاط برتنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتقال خون کی بناء پر معاشرے میں بیماریاں ختم کرنے کی بجائے بیماریاں پھیلانے کا باعث بن جائیں وائرس کے حامل خون کا انتقال کسی بھی صورت میں اسلام میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

خنزیر ـــــــــ سور کا گوشت

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سور کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے اور نبی کریم صلعم نے تو خنزیر کی کھال، ہڈی اور چربی سب کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

انما حرم علیکم المیتته والدم ولحم الخنزیر ـــــــــ

ترجمہ۔ "یقیناً" تم پر مردار خون اور سور کا گوشت حرام کردیا گیا ہے سور کے گوشت کو

Scanned with CamScanner

صرف اسلام نے حرام قرار نہیں دیا بلکہ یہودیت اور عیسائیت میں بھی اس کا استعمال ممنوع ہے یہودی اپنی الہامی کتاب کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو استعمال نہیں کرتے چنانچہ اسرائیل میں خنزیر کے گوشت کی خرید و فروخت پر پابندی لگائی گئی ہے جبکہ عیسائی سور کے گوشت کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں ارشاد نبوی ہے۔

عن جابر بن عبداللہ انه سمع رسول اللہ صلعم یقول عام الفتح وهو بمکته ان اللہ ورسوله حرم بیع الخمر والمیتته والخنزیر والاصنام فقیل یارسول اللہ ارایت شحوم المیتته فانه یطلی بها السفن وتدهن بها الجلود ویستبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول اللہ عند ذالک قاتل اللہ الیهود ان اللہ لما حرم علیهم شحومهما اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شرابؐ مردارؐ خنزیر اور بتوں کا خرید و فروخت حرام قرار دیا ہے تو پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول مردار کی چربی کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں کی طلائی کی جاتی ہے اور جلد کو چکنا کیا جاتا ہے اس سے چراغ جلائے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کا استعمال بھی حرام ہے اور فرمایا اللہ یہودیوں کو غارت کردے اللہ نے ان پر مردار اور خنزیر کا گوشت حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو فروخت کرتے رہے اور پھر اس سے حاصل شدہ رقم کو کھاتے رہے۔

علماء اسلام نے خنزیر کے تمام اعضاء و جوارح کو حرام قرار دیا ہے۔

خنزیر کو مکمل طور پر حرام قرار دینے میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جب اس کا گوشت حرام ہوگیا تو پھر معاشرے میں کوئی بھی اس کو نہیں پالے گا اور اس طرح اس جانور کی نسل نہیں بڑھے گی لہٰذا جس معاشرے میں سرے سے یہ جانور ہی نہیں ہوگا وہاں پر اس کی گندہ عادتوں کے مضر اثرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ خنزیر کی بری عادتیں اس کے گوشت سے زیادہ برے اثرات مرتب کرسکتی ہیں۔

جو لوگ سور کو پالتے ہیں ان کے بقول خنزیر ہمہ خور ہے یعنی سبزی گوشت وغیرہ سب

Scanned with CamScanner

کچھ کھالیتا ہے اس لئے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں اس کو پالنا آسان اور سستا پڑتا ہے یہ انسانی پاخانہ کے علاوہ اپنا پاخانہ بھی کھالیتا ہے۔

خنزیر کے جنسی عادات و اطوار بھی دوسرے تمام جانوروں سے مختلف ہوتے ہیں یہ ہر جگہ اور ہر وقت جنسی خواہش کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اور اس کا مادہ بہت سارے نروں سے اپنا جنسی تسکین کرواتا ہے چنانچہ اس قسم کے بے حیا اور بے شرم جانور کا گوشت انسان کے اخلاق پر ضرور برا اثر ڈالتا ہے جن اقوام میں اس کے گوشت کا استعمال عام ہے وہ بھی سور کی طرح بے حیا اور بے شرم ہوتے ہیں۔

سور کے گوشت میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا گوشت کھانے والوں کے خون میں کولسٹرول کی مقدار مناسب حد سے زیادہ ہوتی ہے جو خون کی نالیوں کی سختی، امراض قلب اور بلڈ پریشر جیسے بیماریوں کا باعث بنتا ہے اس لئے اس کا گوشت کھانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا اگرچہ امریکہ میں اس کے گوشت کی درجہ بندی کی جاتی ہے اول درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار کو صحیح تناسب پر لایا جاتا ہے۔

جبکہ دوسرے اور تیسرے اور چوتھے درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار تسلی بخش حد سے زیادہ ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کی چربی سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو نہیں پایا جاسکتا ہے اب تو مغرب میں عام لوگ بھی ایسے گوشت کا خریدنا پسند نہیں کرتے جس میں چربی کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور جو صحت کے لئے مضر ہو۔

سور کے گوشت میں بہت زیادہ چربی ہونے کے علاوہ چند ایک طفیلی کیڑے بھی ہوتے ہیں جو کہ انسان کے جسم میں داخل ہو کر مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان میں سے درج ذیل طفیلی کیڑے بہت اہم ہیں۔

1:- چپٹا کیڑا Taeniasolium

اس طفیلی کیڑے کی لمبائی ایک ملی میٹر سے لیکر 15 ملی میٹر تک ہوتی ہے یہ سور کے گوشت میں موجود رہتا ہے اور اس قسم کا گوشت کھانے سے یہ انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کا حملہ معدہ آنتوں عضلات اور دماغ پر ہوتا ہے انسانی جسم میں یہ اپنی نسل کو بڑھاتا رہتا ہے اور تقریباً" چار ہزار کے قریب بچوں کو جنم دینے کے بعد انہیں

Scanned with CamScanner

پورے بدن میں پھیلا دیتے ہیں یہ بچے خون کے ساتھ بہہ کر جلد کے نیچے پٹھوں جوڑوں اور دماغ تک پہنچ جاتے ہیں جس کی وجہ سے جوڑوں میں مسلسل درد رہتا ہے اور مسلس اسعال کی شکایت ہونے لگتی ہے اگر یہ طفیلی کیڑا ایک بار دماغ تک پہنچ جائے تو پھر یہ اس شخص کو مرگی کے مرض میں مبتلا کردیتا ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہوجاتا ہے ۔ مغربی ملکوں میں دماغ کی رسولی کی ایک وجہ یہی طفیلی کیڑا ہے ۔

2:- گول کیڑا trichinella spiralis

یہ طفیلی کیڑا 1.5 ملی میٹر سے لیکر چار ملی میٹر تک لمبا ہوتا ہے یہ کیڑا بھی خنزیر کا گوشت کھانے سے انسانی جسم میں داخل ہوسکتا ہے اور چھوٹی آنت میں اپنے اردگرد ایک حفاظتی حصار بناکر اپنے لاروا کو خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیلادیتا ہے جس کی بناء پر انسان پٹھوں کے درد اور سوجھن میں مبتلا ہوجاتا ہے اس کی وجہ سے فیل پاء (سوجھن کی وجہ سے پیروں اور پنڈلیوں کا پھول جانا) نامی بیماری لاحق ہوسکتی ہے اورانسان چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا اس کیڑے سے پیدا ہونے والا درد اگر بہت زیادہ شدید ہوتو تھکن کے باعث مریض چار سے چھ ہفتوں تک کے اندر اندر مرسکتا ہے ۔

3:- نباتاتی جراثیم fungus

یہ بیماریاں خنزیر سے انسانوں کو منتقل ہوتی ہیں اور انسان کی صحت پر برے اثرات ڈالتی ہیں ۔

4:- خلیہ خور virus

سور بعض قسم کے خطرناک وائرس انسانوں کو منتقل کرنے کا باعث بنتے ہیں مثلاً" باؤلے کتے کی بیماری انفلوئنزا اوردماغ کی جھلیوں کی بیماری امریکہ اور یورپ میں سور کے گوشت کو مارکیٹ میں لانے سے قبل اسکا خوردبینی معائنہ کیا جاتا ہے اور جس سور کے گوشت میں یہ طفیلی کیڑے پائے جائیں اس کو ضائع کر کے باقی ماندہ کو طفیلی کیڑوں سے پاک کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے لیکن ان تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود وہاں پر ان کیڑوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کمی واقع نہیں ہوتی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خوردبینی مطالعہ بھی ان طفیلی کیڑوں کو ڈھونڈنے میں ناکام ہوگئے ہیں ایک ممتاز مغربی ڈاکٹر petty wedexon کہتا ہے

" در حقیقت جو مرض اس کے باعث فرانس ، اٹلی ، جرمنی ، امریکہ اور برطانیہ میں عام ہے وہ مشرقی ممالک میں وہاں رہنے والوں کے مذہب میں حرام ہونے کی بناء پر نادر الوجود ہے "

سور کے گوشت میں (CLOSTRIDIUM BETULINUM) نامی ایک خطرناک غذائی تسممfood poisoning کی بیکٹریا ہوسکتا ہے جو کہ neure paralysis نامی بیماری کا باعث بنتا ہے اس بیماری میں عمل تنفس کے عضلات شل ہوجاتے ہیں اور مریض جلد مرجاتا ہے -

منخنقتہ (گلا گھونٹ کر مارا ہوا)

منخنقہ کے حروف اصلی " خ ن ق " ہے - اس کا مصدر خنق ہے اور اس کے معنی ہیں کہ گلا گھونٹ کریا دبا کر مارا ہوا جانور -

جو حلال جانور گلا گھٹنے سے مرجائے اور اسے اسلامی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے شریعت نے اس کا گوشت حرار قرار دیا ہے دراصل کسی جانور کے دم گھٹنے یا گلا دبا کر مرجانے سے اسکے بدن سے خون کااخراج نہیں ہوتا اور یہ خون بدن کے اندر رگوں میں منجمد ہوجاتا ہے چونکہ خون جراثیم کے نشوونما کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے اس قسم کے جانور کا گوشت بہت جلد مائکروب کی آماجگاہ بن جاتا ہے جس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ اور ذائقہ بدبودار ہو جاتا ہے - اس کے علاوہ دم گھٹنے کی وجہ سے بدن میں ہسٹامین پیدا ہوجاتی ہے اور یہ گوشت کو بدبودار بنا دیتی ہے یہ جراثیم آلود گوشت انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے اس لئے اسلام نے اس قسم کے جانو کا گوشت کھانے سے منع کر کے انسانی صحت پر اس کے پڑنے والے برے اثرات سے انسانیت کو بچالیا ہے -

الف - موقوذتہ - وقذ سے نکلا ہوا ہے اور " و ق ذ " اس کا مادہ ہے -

وقذ باب وعد سے ہے اور اس کے معنی ہے لاٹھی یا کسی اور چیز کے ضرب سے مرجانے والا جانور -

ب - متردیتہ - اس کے حروف اصلی " ردی " ہیں اور اسکے معنی ہیں پہاڑ یا کسی بلند جگہ سے گر کر مرجانے والا جانور -

پ - نطیحہ - اس کے حروف اصلی " ن ط ح " ہیں اور اس کے معنی ہیں سینگ کے

Scanned with CamScanner

چوٹ سے مرجانے والا جانور۔
درج بالا تینوں صورتوں میں کسی بھی صورت میں اگر کسی جانور کی موت واقع ہوجاتی ہے تو اس کا گوشت استعمال کرنا از روئے شریعت حرام ہوجاتا ہے دراصل جب کسی جانور کو چوٹ لگتی ہے خواہ وہ کسی لاٹھی سے ہو کسی بلندی سے گر جانے سے ہو یا کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے ہو تو اس جانور کے جسم میں اس چوٹ کی وجہ سے کچھ کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہوجاتی ہیں چوٹ کی جگہ سرخ ہوجاتی ہے پھر اس جگہ ورم پڑ جاتے ہیں اور بعد میں وہ جگہ نیلی رنگ کی شکل اختیار کر جاتی ہیں حقیقت میں چوٹ کی وجہ سے جلد کے نیچے خون کی باریک باریک نالیاں پھٹ جاتی ہیں اور وہاں پر خون جمع ہوجاتا ہے اور یہی خون بدن کے باقی حصوں میں مائیکروب پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے جس جگہ پر چوٹ لگی ہوئی ہوتی ہے وہ مضر صحت جراثیم کو جسم کے اندر لے جانے کا باعث بنتا ہے گویا یہ زخم جسم کے اندر داخل ہونے والے جراثیم کے لئے ایک دروازے کا کام دیتا ہے اور یوں یہ جراثیم اندر جا کر وہاں پر موجود منجمد خون کو اپنی کمین گاہ بنادیتے ہیں جسکی بناء پر اس قسم کے مردار جانور (بغیر ذبح کئے) کا گوشت قابل استعمال نہیں رہتا۔
اس کے علاوہ چوٹ کی وجہ سے جانور کے جسم میں ہسٹامین کا پیدا ہونا یقینی بات ہوتی ہے اور گوشت میں ہسٹامین کی بو بس جاتی ہے جسکی بناء پر وہ گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے۔

مراجع ومصادر

1- قرآن کریم۔
2- احکام القرآن، ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن عربی 543 ھ، دارالفکر بیروت 1974ء
3- لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی دارالمعرفہ للطباعہ والنشر بیروت لبنان
4- الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی 671 ھ مطبعتہ دارالکتب المصریہ قاہرہ طبعہ دوم 1952ء
5- تفسیر ماجدی (انگریزی) عبدالماجد دریا بادی مطبع کراچی طبعہ اول 1991ء

Scanned with CamScanner

6- تفسیر معارف القرآن ، مفتی محمد شفیع ، ادارہ المعارف کراچی
7- الجامع الصحیح البخاری ، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ 254ھ سعید کمپنی کراچی
8- الجامع الصحیح المسلم ، امام ابوالحسین مسلم رحمۃ اللہ علیہ بن حجاج نیشاپوری 261ھ سعید کمپنی کراچی
9- الجامع السنن ، امام حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی 279ھ سعید کمپنی کراچی 1985ء
10- الجامع السنن حافظ ابی عبدالرحمان احمد بن شعیب النسائی 303ھ مکتبہ سلفیہ لاہور
11- الجامع السنن امام حافظ عبداللہ ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی 237ھ مکتبہ الفاروقیہ ملتان

12- الجامع السنن ، ابوداؤد سلیمان ابن الاشعث بجستانی 275ھ مکتبہ امدادیہ ملتان
13- السنن الکبریٰ حافظ ابی بکر محمد بن حسین بن علی البسیہقی 485ھ نشر السنۃ ملتان
14- مسند احمد امام احمد بن حنبل دارالفکر بیروت
15- نصب الراینته لاحادیث الهدایته جمال الدین ابی محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی 763ھ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور
16- الاسرار الطبیته والاحکام الفقهیته ، محمد علی البار الدار السعودیته جدته 1986ء
17- المصالح العقلیته لاحکام النقلیته، مولانا اشرف علی تھانوی ، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
18- زاد المعاد ، حافظ ابن قیم الجوزیہ 751ھ دار احیاء التراث العربی بیروت
19- طب نبوی اور جدید سائنس ، ڈاکٹر خالد غزنوی ، الفیصل ناشران ، کتب ،اردو بازار لاہور 1987ء
20- طب نبوی حافظ اکرام الدین واعظ الفیصل ناشران کتب لاہور
21- الاسلام والطب الحدیث ، سعید رضا عبیدات المکتبته العلمیتهلاہور 1978ء
22- مع الطب فی القرآن الکریم ، دکتور عبدالحمید دیاب و دکتور احمد قرقوز ، موسسہ علوم القرآن دمشق
23- تاریخ طب ، حکیم راحت نسیم سوہدروی شیخ بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہور
24- روح اسلام عفیف عبدالفتاح طبارہ (اردو ایڈیشن) مکتبہ الھدیٰ کراچی

Scanned with CamScanner

25- احسن الفتاویٰ مفتی رشید احمد لدھیانوی قرآن محل کراچی
26- کفایت المفتی ، مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی مکتبہ امدادیہ ملتان
27- تاج العروس مرتضیٰ الزبیدی دارا الکتب العربیہ بیروت
28- لسان العرب ، علامہ ابن منظور ، نشرادب الحوزۃ قم ، ایران
29- المختار من صحاح اللغتہ محمد معی الدین عبدالحمید و محمد عبدالطیف السبکی انتشارات ناصر خسرو ، تہران ، ایران
30- جمہرتہ اللغتہ، علامہ ابن درید ،مجلس دائرہ المعارف العمانیہ حیدر آباد دکن 1351 ھ
31- کتاب المفردات ، حکیم مظفر حسین اعوان شیخ غلام علی اینڈ سنز انار کلی لاہور 1983ء
32- ماہنامہ " الحق " اکوڑہ خٹک نومبر / دسمبر 1972ء " خنزیر کے نقصانات "

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر
273281

قرآن کریم کا اعجاز

ڈاکٹر حافظ عبدالغفور ایسوسی ایٹ پروفیسر
شعبہ دینیات - اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

اعجاز قرآن سے مراد قرآن پاک کی معجزانہ شان ہے۔ لفظ معجزہ اعجاز سے مشتق ہے۔ جس کے معنی عاجز کر دینے کے ہیں۔ اصطلاح اور عرف شریعت میں ہر اس خارق عادت امر کو کہا جاتا ہے۔ جو پیغمبر کے ذریعے ہو۔ (1) اس طرح کہ قدرت بشریہ اس جیسی چیز پیش کرنے میں ناکام اور عاجز رہے۔ جس کے دیکھتے ہی لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کام مادی طاقت اور انسانی قوت سے بالا و برتر ہے اور دائرہ اسباب سے خارج ہے۔ اس لئے لامحالہ قدرت خداوندی ہی کا کرشمہ ہے۔ (2)

اسی طرح قرآن کے اعجاز اور معجزہ ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ قرآن کلام الٰہی اور ہدایات ربانی ہے یہ کسی انسان کے محدود اور ناقص دماغ کا نتیجہ نہیں اور نہ یہ کہ انسانی افکار و نظریات کی طرح وہم و خیال اور جذبات اور خواہش نفسانی سے متاثر اور تبدیل پذیر تصورات کا مجموعہ ہے۔ نہ اس میں غلطی کی گنجائش ہے اور نہ اس کے قوانین میں ترمیم و تبدل کی ضرورت ہے اور نہ اس میں تمام اقوام بشریہ کے حقوق کے متعلق عدل و انصاف کے شاہراہ سے ہٹنے کا احتمال ممکن ہے۔ (3) جس کے متعلق قرآن کا خود اپنا دعویٰ ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ○ (4) ترجمہ:۔ مطالب قرآن میں آگے پیچھے، کہیں باطل کے گھسنے کی گنجائش نہیں۔ وہ ایسی ذات کا نازل کردہ کتاب ہے جو حکمت و دانائی کا سرچشمہ ہے اور تمام صفات کاملہ سے موصوف ہے۔

لامبدل لکلماتہ۔ (5) اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وتمت کلمتہ ربک صدقاً وعدلاً (6) اور آپ کے رب جلال کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے۔

اس کا معجزہ ہونا یہ بھی ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی طرح یہ وقتی نہیں بلکہ دائمی اور ابدی ہے جس کا جواب نہ منکرین تا قیامت پیش کر سکے اور نہ انسان

Scanned with CamScanner

کا قلم ایسی کتاب لکھنے کے قابل رہا ہے - یہ معجزہ مردوں کے زندہ کرنے کے معجزے سے بھی بڑا ہے - (7)

اس کا معجزہ ہونا یہ بھی ہے کہ یہ ایک اُمی پیغمبر پر نازل ہوا - جبکہ اس اُمی نبیؐ کی عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چالیس سالہ زندگی کے دوران نہ کبھی کسی کتاب یا قلم کو ہاتھ لگایا نہ کسی مکتب میں گئے اور نہ ہی کسی مجلس میں کوئی نظم یا قصیدہ پڑھا - (8) ٹھیک چالیس سال کے بعد آپ کی زبان پر وہ کلام آنے لگا جس کا نام قرآن ہے - (9) یہ اپنی لفظی فصاحت و بلاغت اور معنوی علوم و فنون کے لحاظ سے محیر العقول ہے - یہ کسی انسان کے بس کا کام نہیں ہے - (10) اور اگر ہے تو قرآن کا دعویٰ ہے کہ اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ - (11) ایک دوسری جگہ تو عرب کے تمام فصحاء و بلغاء جن کو اپنی لوبی قابلیتوں پر ناز تھا کو خطاب سے چیلنج کیا گیا - " اگر سارے انس و جن جمع ہو جائیں کہ قرآن کی ایک نظیر اور مثال لائیں " تو - لا یاتون بمثلہ ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا" (12) " نہیں لاسکتے اگرچہ سب مل کر ایک دوسرے کی مدد کریں - "

قرآن ایک ایسی اعجاز والی سچی کتاب ہے کہ کفار بھی جب سنتے تو حیران اور ششدر رہ جاتے کہ واقعی یہ کلام کسی انسان کا نہیں اور دشمن بھی اس کے سچ ہونے کے معترف تھے - ایک مرتبہ ابوجہل' ابو سفیان اور اخنس بن شریق نے علیحدہ علیحدہ گوشوں میں ایک رات چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سنی جب راستے میں اتفاقاً تینوں اکٹھے ہوئے اور ایک نے دوسرے کو قصہ سنایا تو پہلے تو ایک دوسرے کو اس حرکت پر ملامت کیا - لیکن تینوں کی رائے اس کے سچ ہونے کی تھی اور وہ اس طرح کہ اخنس بن شریق ابو سفیان کے گھر گیا اور پوچھا کہ اس کلام کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے - تو اس نے دبے دبے لفظوں میں قرآن کی حقانیت کا اعتراف کیا - اخنس نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور جب ابوجہل سے پوچھا گیا تو اس نے بھی کچھ ایسا ہی رائے دی - (13)

قرآن کریم کے اعجاز کی ایک دلیل اخبار المغیبات (غیبوں کی خبریں) بھی ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی ارشادات کی روشنی میں اعلان فرمایا کہ علم غیب صرف اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ کے پاس ہے - جس وقت حضور ﷺ بعثت کے بعد مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اور اہل مکہ کی جانب سے آپ کو کافی اذیتیں دی جا رہی تھیں - ٹھیک اس وقت دنیا کی دو عظیم طاقتیں روم اور ایران آپس میں جھگڑا کر رہی تھیں - اس جنگ میں ایرانی فوجیں مسلسل رومیوں پر غالب آرہی تھیں - قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی -

آلم غلبت الروم - فی ادنٰی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین(14)

ترجمہ :- قریب ترین زمین میں رومی مغلوب ہو جائیں گے - لیکن اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر اہل روم اہل فارس پر غالب آجائیں گے یہ نو سال تک کے اندر ہو کر رہے گا -

قرآن کریم کی یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف سچی نکلی - رومیوں کی مغلوبیت' بعثت نبوی کے پانچ سال بعد واقع ہوئی تھی - اس کے بعد ٹھیک نو سال کے اندر اندر قرآن کریم کی مذکورہ پیشن گوئی چمکتے ہوئے آفتاب کی صورت میں صداقت کے مطلع اعجاز سے چمکی - ڈاکٹر گبن نے بھی قرآن کریم اور حضور ﷺ کی اس پیشن گوئی کی صداقت کو تسلیم کیا ہے - (15) نیز الفاظ کے لحاظ سے بھی قرآن کریم کے عربی الفاظ خوبصورت تعبیر کئے گئے ہیں کہ پڑھنے سے ذوق سلیم وجد کر اٹھتا ہے اور ثقیل الفاظ کو مستعمل نہیں کیا گیا یہ بھی قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ مفاہیم بھی نہایت حسن کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں - (16)

قرآن کریم کے اعجاز سے متعلق یہ دلیل بھی خاصی قوی اور موثر ہے کہ اس کتاب کی بہت سی تفاسیر کے علاوہ اس کے موضوعات پر سینکڑوں مختلف کتابیں ہر زمانہ میں مختلف زبانوں میں علماء امت نے تصنیف کیں -

سب سے پہلے تیسری صدی ہجری میں جاحظ نے " نظم القرآن " کے نام سے کتاب لکھی - چوتھی صدی کے اوائل میں ابو عبداللہ واسطی نے بنام " اعجاز القرآن " ایک کتاب تصنیف کی - پھر چوتھی صدی میں ابن عیسی ربانی نے ایک مختصر رسالہ بنام " اعجاز القرآن " لکھا - قاضی ابوبکر باقلانی نے بھی پانچویں صدی کے اوائل میں اعجاز القرآن " کے نام سے ایک مبسوط کتاب لکھی - علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے " الاتقان "

Scanned with CamScanner

اور "خصائص کبریٰ" میں، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں اور قاضی عیاض نے شفا میں بڑی تفصیل کے ساتھ قرآن کے اعجاز اور اس کے مضامین پر کتابیں لکھیں۔ (17)

اس کے علاوہ دور حاضر میں بھی مختلف علماء نے مختلف ناموں سے کتابیں، تفسیریں اور قرآن پاک کے مختلف موضوعات پر کتابیں تصنیف کیں۔ یہ بھی قرآن پاک کا بہترین اعجاز ہے ورنہ دیگر کسی آسمانی یا الہامی کتابوں پر نہ کسی نے لکھا اور نہ ہی وہ خود اصلی حالت میں موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سچی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (18) ہم نے قرآن پاک کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے حفاظ، سینکڑوں، ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور تاحال اس کے زیر، زبر اور پیش تک میں فرق یا تبدیلی نہیں آئی اور حفاظ کرام کا یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ جہاں تک قرآن کریم کی تعلیمات کا تعلق ہے۔ اس بارے میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ صرف سورۃ فاتحہ میں اتنی تعلیمات اور علوم ہیں کہ اگر یہ لکھے جائیں تو بہت سے اونٹ ان کے اٹھانے سے قاصر ہو جائیں گے۔ (19) یہی وجہ ہے کہ علماء نے قرآن کی تفاسیر، معجزات اور تشریحات میں کئی کئی جلدیں تصنیف کی ہیں اور آج کل تقریباً اکثر زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

چونکہ قرآنی تعلیمات ان گنت ہیں۔ تاہم یہ تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ہیں اور وہ زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی مہیا کرتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (20) یہ قرآن بالکل سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ سب سے پہلے عقائد کو لے لیتے ہیں۔ عقائد کی تعلیمات میں سب سے پہلی تعلیم یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے۔ فرمایا یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ (21) اے ایمان والو۔ اللہ پر ایمان لاؤ۔ جس طرح ہر چیز کے بنانے والا کوئی نہ کوئی ہوتا ہے اسی طرح زمین، آسمان، پہاڑ، سورج، چاند، ستارے، سر سبز گھاس، رنگ رنگ کے پھول، طرح طرح کے جانور، بہتے ہوئے دریا اور سمندر کیا کسی بنانے والے کے بغیر بن گئے؟ خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے۔ یہ ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، ناک اس خوبصورتی اور

Scanned with CamScanner

ترتیب کے ساتھ پیدا کئے گئے ہیں - ہم مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جس نے دنیا کے پورے کارخانے کو بنایا اور ترتیب سے چلایا وہی ہمارا اللہ ہے - مسلمان ہونے کے لیے پہلی اور ضروری بات یہی ہے کہ ہم خدا کو مانیں اور اس پر پختہ یقین کریں کہ وہی اس کائنات کا خالق ہے اور وہی وحدہ لاشریک ہے - اس کے ساتھ اس کے رسولوں پر ایمان' کتابوں پر ایمان اور روز آخرت پر ایمان تعلیمات قرآنی ہیں -

فرمایا - امنوا باللہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ. والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضللا" بعیدا" (22)

ترجمہ :- اعتقاد رکھو - اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے بندے پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے - اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو وہ شخص گمراہی میں دور جائے گا -

عبادات میں نماز' زکواۃ' روزہ اور حج کے لئے قرآن کریم میں واضح تعلیمات اور ہدایات موجود ہیں - جو شخص ان تعلیمات کے مطابق عمل پیرا نہیں ہوتا - گناہگار سمجھا جاتا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے کہ گناہ گاروں کو قیامت کے سخت عذاب دیئے جائیں گے اور وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے - مگر ان کو تسلی دی جائے گی کہ اب واپس دنیا میں جانا ناممکن ہے اور اپنے گناہوں کا مزہ چکھتے رہو - (23)

حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی تعلیمات بھی قرآن نے پوری فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کی ہیں - مثلاً" والدین کے حقوق کے بارے میں فرمایا وبالوالدین احسانا"(24) اپنے والدین سے نرمی اور احسان سے پیش آؤ - اولاد کی تربیت کے بارے میں فرمایا - قوا انفسکم واھلیکم نارا" (25) بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی یہ تعلیم دی - وعا شروھن بالمعروف (26) رشتہ داروں' یتیموں اور مساکین کے بارے میں فرمایا - وبذی القربیٰ والیتامیٰ' والمساکین (27) پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید کہ تین قسم کے پڑوسیوں کا ذکر فرمایا - والجار ذی القربیٰ' والجار الجنب والصاحب بالجنب (28) صاحب جنب اس پڑوی

Scanned with CamScanner

...سکتے ہیں - جو انسان کے ساتھ عارضی سفر کر رہا ہو - ایک استاد کے دو شاگرد، ایک
...کاروبار کے دو ملازم وغیرہ -

دوسروں کے ساتھ معاملات کے بارے میں بھی قرآنی تعلیمات بالکل واضح ہیں -
...طور پر ایک دوسرے کے مال کھانے کی ممانعت کی گئی ہے -
فرمایا - ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (29) سود کو حرام کرتا ہے -
اور خرید و فروخت کو حلال - احل اللہ البیع وحرم الربوا (30) معاملات کے
...کی ہدایت، نکاح و طلاق اور باہمی جھگڑوں کے ختم کرنے کا طریقہ بتاتا ہے اور ہر
...ک کو یہ تعلیم دی گئی کہ ایک دوسرے کے ساتھ مخلص ہو کر زندگی گزارو - اچھائی کی
طرف بلاؤ اور برائی سے منع کرو -

الغرض قرآن ایک انتہائی معجز اور محیر العقول کتاب ہے - جس میں زندگی گزارنے
کے اصول بھی بتائے گئے ہیں - جو قومیں اس پر عمل پیرا ہوں گی اللہ کی رضا اور
خوشنودی حاصل کرتی رہے گی اور جنہوں نے اس سے منہ موڑا - انہیں دنیا و آخرت
میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں ملے گا -"

الحواشی

...یران، شاہ محمد ذوقی، ص :221

...لة الشافیة - الجرجانی، ص :109

...ل العرفان، الزرقانی، ج :1، ص :8

42...

114...

...خ اسلام، عبدالقیوم ندوی، ج :1، ص :327

Watt Bells It No:2/...

...المعاد، ابن القیم ج :1، ص :119,118

...القرآن، للباقلانی، ج :1، ص :50

23...

الاتقان، لجلال الدین سیوطی، ج :2، ص :117

والخصائص الکبری ج :1، ص :113

21 : 30

Dr.Gibbon Vol 1/48

تیمتہ البیان، محمد یوسف بنوری، ص :56

معارف القرآن - مفتی محمد شفیع ج :1، ص :159

9 : 15

نہج البلاغة - علی بن ابی طالب ج :1، ص :215

9 : 17

136 : 4

ایضاً

Scanned with CamScanner

مصادر و مراجع

القرآن الکریم

ابن القیم :
زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، مصر - ط معینتہ، ج :1 ص :118-119
البلاقلانی، محمد بن طیب بن جعفر
اعجاز القرآن 1/50 مصر، ط دارالمعارف
الجرجانی، عبدالقاھر
الرسالتہ الشافیہ - زیر عنوان ثلاث رسائل فی اعجاز القرآن مصر، ط دارالمعارف، ص :109
الذرقانی
مناھل العرفان : مصر، ط عیسی البابی الجلبی، ج :1، ص :8-1373ھ
السیوطی، جلال الدین :
الاتقان - القاھرہ - ط حجازی، ج :2، ص :117-1368ھ
شاہ محمد ذوقی
سر دلبران ط کراچی، ص :221

ندوی، عبدالقیوم
تاریخ اسلام، ط نفیس اکیڈمی کراچی ج :1، ص :327
علامہ بنوری - محمد یوسف
یتیمتہ البیان لمشکلات القرآن - ڈابھیل، ط، مجلس علمی ص :56
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
نہج البلاغت، لاہور، ط شیخ غلام علی، ج :1، ص :955-215
مفتی محمد شفیع
معارف القرآن 1/159 کراچی، ط ادارہ معارف، 1984ء

Scanned with CamScanner

فلسفہ ازدواج، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد رشید فاروقی
ڈین اسلامیہ کالج پشاور

اسلامی تعلیمات میں انسانی احساسات اور فطری جذبات کی جتنی رعایت رکھی گئی ہے شاید ہی کسی اور مذہب یا انسان کے وضع کردہ نظام معاشرت میں رکھی گئی ہو۔ مثلاً" مال و دولت کمانا انسان کی فطرت ہے۔ چنانچہ جائز و حلال ذرائع سے مال کمانا اسلام کی نظر میں عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور ایسے مال کو اللہ تعالیٰ نے اپنا "فضل" قرار دیا ہے اور اس کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ(1) یعنی جب تم نماز پڑھ چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

مال کا خرچ کرنا اگرچہ بندے کا پسندیدہ عمل ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ایک طرف اسراف و تبذیر کو شیطانی عمل قرار دیا۔ (2) تو دوسری طرف اعتدال کا حکم فرمایا چنانچہ کہا گیا۔ لا تجعل یدک مغلولته الیٰ عنقک ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوماً" محسوراً" (3) یعنی نہ تو اپنا ہاتھ گردن کے ساتھ باندھے رکھو (کہ مال بالکل خرچ نہ کرو) اور نہ اتنا فراخ کرو (کہ تمام دولت لٹا بیٹھو پھر بعد میں پچھتانا پڑے)

فطرت سلیمہ کی حفاظت اور انسانی مصلحتوں کی رعایت ہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اپنا سارا مال صدقہ کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا "ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعهم عالته یتکففون الناس فی ایدیهم(4) یعنی تمہارا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ دینا کہیں بہتر ہے اس سے کہ انہیں تنگ دست چھوڑ جاؤ اور نتیجۃً" مجبور ہو کر وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ الغرض انسان کا ہر وہ فعل جس سے اس کے فطری تقاضوں اور نازک جذبات و احساسات کو ٹھیس پہنچتی ہو۔ اسلام نے منع کیا اور ایسا فعل جس سے اس کے فطری جذبات کی تسکین ہوتی ہو۔ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اسے کرنے کی

Scanned with CamScanner

اجازت دی ہے -

نکاح : ایک فطری ضرورت

مرد اور عورت ایک دوسرے کی طرف فطری میلان رکھتے ہیں - عورت مرد کے بغیر اور مرد عورت کے بغیر زندگی گزارنے میں سکون نہیں پاسکتے - اس لئے کہ قدرت نے ایک دوسرے کی قربت کو دونوں اصناف کا طبعی تقاضا بنایا ہے اور اسی ذریعہ سے انسانوں کی نسل کشی مطلوب و مقصود ہے - دین فطرت نے انسان کے اس اہم فطری تقاضے (شادی کی خواہش) کو نہ صرف قبول کیا - بلکہ اس تقاضے کی تکمیل کے لئے نکاح کا طریقہ مقرر کیا - اس کی تاکید کی اور ترغیب دلائی -

جس فطری تقاضے کی تکمیل کے لئے نکاح شروع ہوا - وہ ہر انسان کے اندر تمام جذبات کی نسبت زیادہ موجود ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اسی جذبے سے مجبور ہو کر اپنے آپ کو بڑے خطرات میں ڈال دیتا ہے - چنانچہ شاہ ولی اللہ' حجتہ اللہ البالغہ میں رقم طراز ہیں -

ان شهوة الفرج اعظم الشهوات' وارهقها للقلب موقعته فی معامک کثیرة(1) یعنی جنسی خواہشات' تمام انسانی خواہشات سے بڑھ کر ہے جس سے انسان کا دل اکثر ہلاکتوں کا شکار ہو جاتا ہے -

اسی بناء پر دین فطرت نے انسان کی اس خواہش کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے نکاح کے نام سے ایک خاص طریقہ عطا کیا جس پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی بلکہ تاکید کی گئی اور ایسا نہ کرنے پر وعیدیں سنائی گئیں تاکہ اس طرح اللہ کی منشاء' نسل انسانی کی افزائش' زمین کی آبادی اور خدائی احکام کا نفاذ نیز اس کی بعض صفات کا ظہور ہوسکے اور انسان خلافت کے منصب جلیلہ پر ہمیشہ فائز رہے -

حضورؐ نے نکاح سے گریز کو ناپسند فرمایا

احادیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو تنبیہہ فرمائی جن میں سے ایک نے مسلسل روزہ رکھنے' دوسرے نے ساری رات جاگ کر عبادت کرنے اور

تیسرے نے کبھی شادی نہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا - آپؐ نے ان تینوں کے ارادوں کو رد کرتے ہوئے تہدیداً" ارشاد فرمایا "اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ ولکنی اصوم وافطر - واصلی وارقد - واتزوج النساء - فمن یرغب عن سنتی فلیس منی(2) یعنی خدا کی قسم! میں تم سب میں خدا سے زیادہ ڈرنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا اور کھولتا ہوں - میں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں - پس جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا - وہ مجھ میں سے نہیں -

نکاح سنت انبیاء ہے

نکاح کو نبی کریم ﷺ نے اپنی اور دوسرے انبیاء کی سنت قرار دیا ہے - چنانچہ ارشاد فرمایا اربع من سنن المرسلین : الحناء - والتعطر - والسواک - والنکاح : (3) یعنی چار چیزیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں - مہندی لگانا' خوشبو لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا -

فقہاء کے نزدیک عام حالات میں نکاح سنت موکدہ ہے اور جب انسان کا زنا میں پڑنے کا اندیشہ ہو اور وہ عورت کے مہر و نفقہ پر قادر ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اس سے گریز کرنا گناہ کا باعث ہے - چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے - فھو فی حالتہ الاعتدال سنتہ موکدۃ وحالتہ التوقان واجب' وحالتہ خوف الجور مکروہ(4) یعنی نکاح حالت اعتدال میں سنت موکدہ ہے اور غلبہ شہوت کی حالت ہو تو واجب ہے' اور ظلم و زیادتی کرنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے -

نکاح ایک شرعی معاہدہ' ایک عبادت

حقیقت یہ ہے کہ نکاح ایک مقدس شرعی معاہدہ ہے - جس کے ذریعہ مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق جائز اور اولاد کا نسب صحیح قرار پاتا ہے - زوجین کے درمیان اسی معاہدہ نکاح کی وجہ سے حقوق و فرائض پیدا ہو جاتے ہیں - ایجاب و قبول دو لفظوں کی ادائیگی سے زوجین کے درمیان جو معاہدۂ نکاح وجود پذیر ہوتا ہے - اس کے ساتھ ہی وہ

جملہ حقوق اور ذمہ داریاں ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتی ہیں - جو اللہ کے فرمان اور شارع علیہ السلام کی ہدایات پر مبنی ہیں - اسی لئے فقہائے اسلام نے نکاح کو عبادات اور معاملات دونوں میں شمار کیا ہے بلکہ باریک بین فقہاء نے تو نفلی عبادت سے اس کو افضل قرار دیا ہے چنانچہ صاحب ردالمختار لکھتے ہیں - هو افضل من التخلی لنفل العبادۃ(1) یعنی نکاح نفلی عبادت سے افضل ہے اور ردالمختار کی روایت میں تو نکاح کو بھی ایمان کے ساتھ ساتھ ایک دائمی عبادت قرار دیا - چنانچہ لکھتے ہیں - "لیس لنا عبادۃ شرعت من عهد ادم علیه السلام الی الان ثم تستمر فی الجنته الا النكاح والایمان(2) یعنی کوئی عبادت از آدم تا ایں دم ایسی نہیں ہے جو برابر قائم رہتی ہو، حتی کہ جنت میں بھی اس کو دوام حاصل رہے گا - سوائے نکاح اور ایمان کے کہ یہ شروع سے اب تک ہیں اور جنت تک رہیں گے -

اس کے علاوہ شادی کو اللہ نے سکون قلب اور باہمی محبت و مودت کا ذریعہ قرار دیا اور اسے ایک ایسی عظیم نعمت بتایا جس سے انسان پاک دامنی کی دولت اور پاکیزہ اخلاق کا مالک بنتا ہے - چنانچہ ارشاد فرمایا ومن ایاته ان خلق لكم من انفسكم ازواجا" لتسكنوا الیها وجعل بینكم مودة ورحمته(3)یعنی اللہ کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری جانوں سے تمہارے لئے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم اس سے سکینت حاصل کرو اور اس کو اس نے تمہاری محبت و رحمت کا ذریعہ بنایا -" عفت و عصمت اخلاقی جوہر ہے - اس کی حفاظت انسان کا فریضہ ہے جو لوگ اس جوہر کو داغ دار کرتے ہیں، وہ عند اللہ سزا کے مستحق ہیں - عفت و عصمت کی حفاظت کا طریقہ صرف جائز نکاح ہے - یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں کہا گیا ہے - والذین هم لفروجهم حفظون الا علٰی ازواجهم(4) یعنی جو اپنی شہوت کی جگہ کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے (کہ وہ ان کے لئے جائز ہیں)

نکاح خدا کی قربت کا ذریعہ ہے

نکاح تقویٰ کے خلاف ہونے یا خدا سے دور کرنے کے بجائے بندوں کو مالک حقیقی سے قریب کرنے اور تقویٰ کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچانے کا ایک راستہ ہے - ارشاد نبوی

ہے اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الایمان(5) یعنی بندہ نکاح کرکے اپنا آدھا ایمان محفوظ کرلیتا ہے ۔

چونکہ گناہ کے بڑے ذرائع دو ہیں ۔ ایک زبان اور دوسرا شرم گاہ ۔ نکاح کے ذریعے ان میں سے ایک بڑے ذریعہ شرم گاہ پر قابو پالیتا ہے ۔ ایک موقع پر آنحضرتؐ نے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ۔ "یامعشر الشباب من استطاع منکم الباء فلیتزوج ۔ فانہ اغض للبصر واحفظ للفرج(4) نوجوانو! تم میں جو بھی حقوق زوجیت ادا کرنے کی قوت رکھتا ہو، وہ نکاح ضرور کرلے کیونکہ اس سے نگاہ میں احتیاط آتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت ہوتی ہے ۔

شادی اسلامی ثقافت کی ایک ناگزیر ضرورت ہے ۔ اس لئے اسے دینی فریضہ سمجھ کر کرنا چاہئے ۔ جو شخص اس نیت سے نکاح کرتا ہے اس کی ازدواجی زندگی کامیاب رہتی ہے ۔ لہٰذا اسلام اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو محض مال و دولت کی لالچ یا محض عورت کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کرتا ہے ۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "عورت سے چار باتوں کی خاطر نکاح کیا جاتا ہے ۔ مال کی خاطر، حسب و نسب کی خاطر، اس کے حسن و جمال کی بناء پر اور اس کے دین کی وجہ سے ۔ جس نے دین کی خاطر نکاح کیا وہ کامیاب ہوا ۔ (1)

نکاح، فقر و فاقہ سے چھٹکارا حاصل کرنیکا ذریعہ ہے

بعض لوگ فقر و فاقہ کے اندیشے سے نکاح سے گریز کرتے ہیں حالانکہ نکاح کرنے پر فراخی کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے ۔ وانکحوا الا یامی منکم والصالحین من عبادکم واماء کم ۔ ان یکونوا فقراء یغنیھم اللہ من فضلہ ۔ واللہ واسع علیم(2) یعنی غیر شادی شدہ (آزاد) افراد اور پاک باز غلاموں اور باندیوں کی شادی کرادو ۔ اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انھیں غنی کردے گا ۔ اللہ بہت وسعت اور خوب جاننے والا ہے ۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے ۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شادی کرنے والوں کے تونگر بنانے کا وعدہ

Scanned with CamScanner

معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو لوگ فقر و افلاس کا بہانہ کرکے نکاح سے بچنا چاہتے ہیں - ان کے بہانہ جوئی کا سدباب مقصود ہو - یہاں خدا کی دو صفتیں واسع اور علم ذکر کرکے بتا دیا گیا ہے کہ رزق کی تنگی اور وسعت نکاح کرنے یا نہ کرنے پر موقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت کے تقاضے سے جس پر چاہتا ہے - رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے - خوشحالی اور تنگی دونوں اللہ تعالیٰ (جو مسبب الاسباب ہے) کے ارادہ و حکم سے آتی ہیں - انسان کو جب اس کا یقین کامل ہو جائے گا تو نکاح کرنے سے نہیں ڈرے گا -" (3)

آیت کریمہ کی مذکورہ بالا تشریح کے بعد علامہ موصوف نے ایسی چند احادیث اور اقوال صحابہ ذکر کئے ہیں جن سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نکاح کرنا باعث خیر و برکت ہے اس سے فقر و فاقہ دور ہوتا ہے اور یہ خوشحالی اور فراخی لانے کا سبب بنتا ہے - چند ایک روایات کا علامہ آلوسی رحمہ اللہ کے حوالے سے یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے - (4)

(1) ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے اپنی مفلسی کا ذکر کیا تو آپؐ نے انہیں شادی کرنے کی ہدایت فرمائی -

(2) ایک موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا - لوگو ! تم اللہ کے حکم یعنی نکاح کرنے کے حکم کی تعمیل کرو، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ (خوش حالی اور غنی بنانے کا) پورے کرے گا -

(3) اسی طرح حضرت عمرؓ نے فرمایا " نکاح کرو تاکہ خوش حال بنو "

عام مشاہدہ ہے کہ شادی کرلینے کے بعد انسان سنجیدہ بنتا ہے - بیوی بچوں کی کفالت کی ذمہ داری آجانے کے بعد کسب معاش میں جی لگاتا ہے اور خوب محنت کرتا ہے - علاوہ ازیں سلیقہ شعار بیوی اپنے شوہر کی کمائی کو کفایت شعاری سے استعمال کرتی ہے - جس سے فقر و فاقہ چلا جاتا ہے اور خوشحالی اور فراخی آجاتی ہے - بعض دستکار عورتیں اپنے فن و ہنر سے گھر کی آمدن میں اضافہ کرتی ہیں - مزید غور و فکر کے بعد ایسے اسباب و حالات سامنے آسکتے ہیں، جن سے مذکورہ احادیث و آثار کی صداقت کا عملی اور واقعاتی ثبوت ملے گا -

Scanned with CamScanner

پاکیزہ زندگی کی نیت سے نکاح کرنے والوں کی مدد کرنا" اللہ پر بندے کے حق" کا عنوان دیا گیا ہے چنانچہ حدیث میں ہے۔ ثلثۃ حق علی اللہ عونهم المجاہد فی سبیل اللہ والمکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف(۱) یعنی تین بندے ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے۔ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (2) مکاتب غلام جو ادائیگی کرکے اپنے کو آزاد کرانا چاہتا ہے۔ (3) نکاح کرنے والا جو پاکیزہ زندگی گزارنا چاہتا ہو۔

نکاح میں آسانی پیدا کی گئی ہے

اسلامی معاشرے کو صاف ستھرا اور مفاسد سے پاک رکھنے کے لئے جہاں نکاح کو ایک اہم فریضہ قرار دیا گیا' وہاں اس کو آسان بنانے کا بندوبست بھی کردیا گیا۔ جس آدمی کے حسن اخلاق اور دین داری سے اطمینان حاصل ہو' لڑکی والے اس کو رشتہ ضرور دیں۔ ایسے شخص کا پیام نکاح قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے اور اس کے اخلاق اور دین داری سے تمہیں اطمینان حاصل ہو تو اسے رشتہ دے دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد پھیلے گا۔ (2)

علاوہ ازیں شرط عدل کے ساتھ تعدد ازدواج کی اجازت دی گئی تاکہ ایک طرف معاشرے میں ان بے سہارا عورتوں کو جو یا تو شوہر کے بعد بیوہ ہوگئیں یا شوہر سے طلاق ملی" دوبارہ نکاح کرکے معاشرے میں پاکیزہ زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ ویسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں آبادی کے تناسب کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں کی پیدائش زیادہ ہے اس حقیقت کے ہوتے ہوئے "ایک وقت میں ایک بیوی" کا قانون وضع کرنا قطعاً" غیر فطری عمل ہے۔ جس کے گھناؤنے نتائج آج تہذیب جدید کے علمبردار ممالک کے اندر دیکھے جاسکتے ہیں۔ اسلام نے تعداد ازدواج کا مستقل حل پیش کیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع' فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ" (۱) پس تم نکاح کرو اپنے پسند کی عورتوں کے ساتھ دو دو' تین تین اور چار چار لیکن اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم انصاف

نہیں کر سکو گے تو ایک (نکاح پر اکتفا کرو)

نکاح کا مسئلہ زندگی کا اصل مسئلہ ہے جبکہ طلاق کا مسئلہ ایک استثنیٰ ہے کبھی ازدواجی زندگی میں مختلف وجوہ کی بناء پر مرد و زن کے مابین نباہ نہیں ہو پاتا اور ایسے ناگزیر حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ دونوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا زوجین کے لئے، ان کے خاندانوں کے لئے اور پھر معاشرے کے لئے خیر و فلاح کے حصول کا ایک واحد ذریعہ بن جاتا ہے تو ایسے ناگزیر صورت حال میں اسلام طلاق کی اجازت دیتا ہے اور معاہدہ نکاح کو خوش اسلوبی سے توڑنے کے احکام عطا کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں طلاق کو ابغض مباحات (سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال) کہا گیا ہے اور اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا کہ دونوں عزت اور شرافت کے ساتھ علیحدہ ہو جائیں اور دونوں آسانی سے نکاح ثانی کرکے مستقبل کی زندگی کی تشکیل کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دوسرے کے اندر ضد کی نفسیات پیدا ہو جائیں اور وہ فریق ثانی کو بے عزت یا بے سہارا کرنے کی کوشش کرنے میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ناخوشگواریوں کی نذر کرتے رہیں۔ قرآن پاک میں طلاق کے حکم کے ذیل میں ارشاد ہوا ہے۔ وسر حوھن سراحا جمیلا"(2) یعنی جب انہیں طلاق دے کر رخصت کرو تو بھلے طریقے اور شریفانہ انداز سے رخصت کرو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے ازدواج کے رشتے کو مذہبی فریضہ قرار دے کر اسلامی معاشرے کو جنت نظیر بنا دیا ہے اور اس زمرے میں ہر مرحلے پر انسانی فطرت کا بھرپور خیال رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم مسلمان، مغربی معاشرہ کو دیکھ کر فخر سے کہہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں عائلی مسائل ان کی نسبت نہ ہونے کے برابر ہیں۔

مغربی تہذیب نے اس سلسلے میں غیر فطری انداز اختیار کرکے بہت سے مسائل پیدا کئے ہیں۔ یہ مسئلے، حقیقی سے زیادہ مصنوعی ہیں اس کے بعد مزید غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے غیر فطری طور پر ان کو حل کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح مسائل میں اضافہ ہوتا گیا۔ طلاق کو روکنے کے لئے مغرب نے فطرت کے تقاضوں کو چھوڑ کر مصنوعی طریقوں سے جو قانونی قدغنیں لگائیں ان سے طلاق تو طلاق۔ نکاح بھی لوگوں کے لئے بہت مشکل معاملہ بن گیا۔ اس لئے تہذیب جدید کے ستم زدہ لوگوں کے اندر نکاح کے خلاف رجحان

Scanned with CamScanner

پیدا ہوگیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورت اور مرد نکاح کے بغیر ایک ساتھ رہنے لگے۔ چنانچہ مغرب کی نئی نسل میں پچاس فیصد سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو غیر منکوحہ بیویوں کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ (3)

سورۃ الجمعۃ ' الایتہ

سورۃ الاسرار الایتہ =

سورۃ ایضاً الایتہ -

صحیح بخاری ج ص مطبع مکتبہ رحیمیہ دیوبند

شاہ ولی اللہ ' حجتہ اللہ البالغہ ص مطبوعہ صدیقیہ ' بریلی

بخاری ج ص - مترجم دارالاشاعت کراچی

ترمذی ج ص اردو مترجم از مولانا بدیع الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور طبع

فتاوی عالمگیری ج ' ص مطبع احمدی دہلی طبع

الکفایتہ علی شرح الھدایتہ ص طبع ہند

ابن عابدین ' ردالمختار علی الدر المختار ' کتاب النکاح ج ص - المطبع المتجبائی - دہلی

سورۃ الروم - الایتہ

سورۃ المومنون الایتہ

شعب الایمان للبیھقی بحوالہ مشکوۃ کتاب النکاح الفصل الثانی ج ص نور محمد کتب خانہ کراچی طبع

صحیح بخاری ج ص. مترجم اردو مطبوعہ قرآن محل کراچی

صحیح بخاری ج ص مطبوعہ قرآن محل کراچی

سورۃ النور الایتہ

روح المعانی ج ص مطبوعہ دیوبند

ایضاً ج ص

ترمذی ابواب الجھاد ' باب ماجاء فی المجاہد انح ج ص اردو مترجم نعمانی کتاب خانہ لاہور

ایضاً کتاب النکاح ' ج ص مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

النساء - الایتہ

الاحزاب -

مولانا وحید الدین خان ' الرسالہ شمارہ نومبر ص

بنوں
برانڈ
ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ

توابل الادم

سولہ ۱۶ اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

مرچ سرخ ، دھنیا ، ہلدی ، لہسن ، میتھی ، زیرہ ، کالی مرچ
دار چینی ، جلوتری ، الائچی کلاں ، امچور ، انار دانہ ، تیز پتہ
جائفل ، لونگ ، اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ :- حاجی مقبول الرحمن ، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان